رجسٹرڈ ایل ۱۳۵۷ ۵۶ نومبر سنہ ۲۴

دہلی کا ماہوار طبی رسالہ

المسیح

مرتبہ

زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی

قیمت سالانہ مع محصول (عہ)

قیمت فی پرچہ ۴ر

پتہ۔ ناظم دفتر المسیح قرول باغ دہلی

محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر المسیح سے شائع ہوا

طبیہ کالج دہلی جدید کورس کی کتابیں

(مؤلفہ زبدۃ الحکما، حکیم محمد کبیر الدین مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی)

(۱) افادۂ کبیر یہ کتاب طب یونانی کے تمام اصول و قواعد کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں بتاتی ہے۔ اور نبض و قارورہ کو واضح اور صاف طور پر سمجھاتی ہے اور طبیہ کالج دہلی کے سال اوّل کے کورس میں داخل ہے۔ یہ حقیقت میں طب یونانی کی نہایت مشہور قدیم عربی کتاب موجز القانون کا ترجمہ اور اُس کی شرح ہے۔ اس میں دیگر تشریحی نقشہ جات کے علاوہ فصد کی رگوں کا نہایت صاف نقشہ ہے۔ قیمت عہ مجلد عاہ علاوہ محصول ڈاک +

(۲) ترجمۂ کبیر یعنی طب یونانی کی عظیم الشان عربی کتاب شرح اسباب کا سلیس و مقبول عام ترجمہ جو طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اسباب علامات و علاج نہایت سلیس عبارت میں درج ہیں۔ اور ہر ایک بحث عجیب و غریب طبی نکتوں اور فلسفی باریکیوں سے معمور ہے۔ جن سے اردو اور فارسی داں اطباء ابتک قطعاً محروم تھے کُل کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت دو روپے ہے۔ مجلد فی عہ ۱۲ +

(۳) تشریح کبیر یہ کتاب فن تشریح کی جامع اور مکمل کتاب ہے۔ اور تمام رگ پٹھے اور اندرونی اعضاء کی حالتوں کو سلیس اُردو میں بتاتی ہے جس کی عظمت کے لیے صرف اس قدر کافی شہادت ہے کہ دہلی کے عظیم الشان طبیہ کالج کے نصاب تعلیم میں داخل کی گئی ہے اور خاص طبیہ کالج کے ایماء سے تیار کی گئی ہے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے دوبارہ زیر طبع ہے۔

(۴) منافع کبیر یہ عظیم الشان کتاب دراصل کلیات طب کی جدید طرز کی کتاب ہے جسے دہلی کے مشہور طبیہ کالج نے خاص طور پر اپنے کورس کی تکمیل کے لیے تیار کرایا ہے اور اپنے نصاب تعلیم میں داخل کیا ہے۔ اس میں تمام اعضاء کے افعال و وظائف نہایت سلیس اور دلپسند عبارت میں لکھے گئے ہیں اور دونو طبوں یعنی یونانی و ڈاکٹری کے اختلافی مسائل میں منصفانہ محاکمہ اور فیصلہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں نبض و قارورہ کے قدیم و جدید طرز شناخت اور طریقہ امتحانات لکھے گئے ہیں جس سے یونانی اطباء قیمتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت سے مجلد ۱۲/ +

دیگر کتب

(۵) لغات اصطلاحات طبیہ یہ بے مثل طبی لغت ہے۔ اس میں تمام طبی الفاظ و اصطلاحات کو

جلد دوم | ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق نومبر سنہ ۱۹۲۲ء | عدد ۱ سوم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم

مقالات

فن جراحت

"یہ مضمون اس کتاب کا ایک اولین حصہ ہے جو علم جراحی میں طبیہ کالج دہلی کیلئے انگریزی کتب سے ترجمہ کیجارہی ہے اس میں سب سے پہلے علم الجراثیم کا تذکرہ کیا گیا ہے جس نے آجکل بہت زیادہ ترقی حاصل کرلی ہے اور اکثر امراض کے اسباب یہی جراثیم مانے جاتے ہیں اور طریقہ علاج (جراحی) کا دارومدار بھی علم جراثیم ہی پر ہوگیا ہے"

علم الجراثیم[1] - عدوی[2] - مناعت[3]

(عدوی ـ چھوت ۔ مناعت ۔ قوت مقابلہ)

جراثیم کے معلومات حاصل کرنے سے جراح کو دو فوائد حاصل ہوتے ہیں (۱) اکثر امراض جراحیہ (علی الخصوص وہ امراض جو ورم و التہاب سے تعلق رکھتے ہیں) جراثیم کے اثر سے پیدا ہوتے ہیں،

(۲) چونکہ یہ جراثیم ہر جگہ پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر مناسب احتیاط نہ کیجائے تو بیرونی زخموں میں لازمی طور پر داخل ہو جاتے ہیں۔ خواہ یہ زخم خود پیدا ہوئے ہوں، یا کسی عمل جراحی کے لئے پیدا کئے گئے ہوں، اور ان جراثیم کے داخل ہو جانے سے زخم کے بھراؤ اور اس کے التحام میں رکاوٹ واقع ہو جاتی ہے۔ یا خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جراح کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جراثیم کے جہتم بالشان اقسام سے

---

[1] علم الجراثیم ـ بیکٹیریالوجی [2] عدوی ـ انفکشن [3] مناعت ـ امیونٹی

آگاہ ہو۔ ان کے عادات، ان کے اطوار زندگی اور ان کے طرق توزیع و انقسام کی عام معلومات رکھتا ہو۔ وہ جانتا ہو کہ جسم انسانی میں یہ کس طرح مرض کے آثار پیدا کرتے ہیں اور ان کے تفحص و تلاش اور تحقیق ثبوت کے وسائل و ذرائع کیا ہیں، جن سے ان کا وجود ثابت ہو۔

ضرب و زخم کے موجودہ طرق علاج کی بنیاد علم جراثیم ہی ٹھیرائی گئی ہے۔ اس لئے علم جراثیم کے بغیر ان طرق کا صحیح طور پر استعمال کرنا نہایت دشوار ہے۔ علاوہ ازیں۔ بعض اوقات تشخیص امراض میں جراثیم کے امتحان سے نہایت مدد ملتی ہے۔ اور نہایت اہم معلومات اس سے حاصل ہو جاتی ہیں،

جراثیم (فطر مُشقُوق) ادنیٰ رتبہ کے نباتات کی ایک جنس ہیں جن کی قسمیں اگرچہ ہزاروں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن طبی طور پر یا جراحی کے لحاظ سے چند ہی مہتم بالشان اور ضروری ہیں،

جراثیم کی تعریف بعض لوگوں نے اس طور پر کی ہے کہ وہ نہایت باریک اور چھوٹے نباتات ہیں۔ جو محض ایک خانہ (خلیہ) سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور جن کی افزائش نسل معمولی انقسام (انقسام بسیط[1]) سے یا بعض قسموں میں تکوین بذر[2] (اندرون خلیہ) یعنی خانہ کے اندر تخم اور بیج کے بننے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ تخم ایک خانہ میں ایک سے زیادہ نہیں بنتے ہیں۔ ان جراثیمی قسموں میں سے سوائے اہداب[3] (ریشہ دار بلندیوں) کے اور کسی قسم کا کوئی عضو نہیں ہوتا۔ نیز ان میں باوجود نباتی ہونے کے کسی قسم کا نباتی رنگ (خضرت نباتیہ[4]) نہیں پایا جاتا۔ جراثیم کی ساخت نہایت ہی بسیط اور سادہ ہوتی ہے۔ یہ ایک نہایت ہی رقیق اور نازک دیوار[5] رکھتی ہے (جو مادہ نشاستہ کی شکل یعنی نشاستہ دار مواد کے مشابہ ہے۔ یا اس کے مانند کسی دوسرے مادہ سے مرکب

[1] انقسام بسیط، سمپل فشن۔ [2] تکوین بذر، سپور فارمیشن۔ [3] اہداب، فلاگلا۔ [4] خضرت نباتی، کلوروفل۔ [5] جدار خلیہ، دیوار خانہ، سیل وال۔

ہوتی ہے) جس کے اندر یہ مادہ حیات پایا جاتا ہے۔ مادہ حیات[1] کے اندر ایک دو بلبلے[2] اور چند مجہول الحقیقت حُبیبات[3] (دانے) ہوتے ہیں۔ دیوار کیسہ سے باہر کبھی ہلامی[4] مادہ کا غلاف ہوتا ہے۔ جو کیسہ ہائے جراثیم کو باہم سادہ طور پر جوڑ دیتا ہے۔ جب اس قسم کے غلاف نمایاں طور پر نمودار ہوتے ہیں تو گاہے بہت سے جراثیم مادہ ہلامیہ کے ایک ٹکڑے میں جمع ہو جاتے ہیں، جسکو کسلہ[5] لزجہ کہتے ہیں۔ اس ہلامی غلاف کی پیدائش تشخیص امراض میں نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ ذات الریہ[6] کے جراثیم کرویہ (گول جراثیم) جب خون یا مرض کی رطوبات وافرازات[7] میں پائے جاتے ہیں تو ان میں یہ غلاف نہایت نمایاں ہوتے ہیں۔ اور اسی ذریعہ سے یہ اپنے مشابہ دیگر جراثیم سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔

اہداب[8] جراثیم کے اہداب یا مخملی روئیں حقیقت میں مادہ حیات کے باریک باریک لمبے لمبے بڑھاؤ ہیں جو ان جراثیم میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں ذاتی حرکت[9] ہوتی ہے، یہ گاہے خول میں بہت بڑے ہوتے ہیں لیکن ہمیشہ نہایت باریک ہی ہوتے ہیں اور یہ اسوقت تک نظر نہیں آسکتے، جب تک کہ جراثیم کو چند طریقوں سے رنگ نہیں دیا جاتا ہے، ان اہداب کی تعداد تشخیص امراض میں نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ حمی[10] مطبقہ کے جراثیم عصویہ (ڈنڈے نما) علی العموم بارہ سے بیس اہداب رکھتے ہیں۔ برعکس اس کے عصی[11] قولونیہ میں جو حمی مذکور کے جراثیم سے مشابہ ہوتے ہیں (عصی۔ ڈنڈہ) اہداب تین سے چھ تک ہوتے ہیں۔ جو جراثیم اہداب سے خالی ہوتے ہیں۔ ان میں گاہے ایک خاص قسم کی حرکت (طفرہ یا قفزہ) پائی جاتی ہے۔ جسکو غلطی سے ذاتی حرکت خیال کر لیا جاتا ہے

طفرہ یا حرکت طفریہ وہ حرکت ہے جو کسی شے کے سفوف کو کسی قوق

---

[1] مادہ حیات۔ پروٹوپلازم [2] ببلے۔ ویکولز [3] حُبیبات گرے نیولز [4] غلاف ہلامی جیلے ٹینس کیپ سُول، [5] کسلہ لزجہ۔ زوگلیا۔ [6] کرویہ ذات الریہ۔ نیموکاکس [7] افرازات۔ اگزوڈیٹس [8] اہداب۔ فلاگلا۔ [9] حرکت ذاتیہ۔ اسپانٹےنیس موبلیٹی۔ [10] عصویہ حمی مطبقہ۔ ٹائیفائڈ بیسی لس [11] عصی قولونیہ۔ بیسی لس کالائی۔

سیال کے اندر ملا دینے کے بعد اس کے ذرات کے اوپر نیچے آنے اور اطراف میں نقل و حرکت کرنے کی صورت بھی مشاہدہ کیجاتی ہے۔ اس حرکت میں صرف ذرات کی حرکت دیکھی جاتی ہے۔ مگر جسم سیال مجموعی طور پر غیر متحرک رہتا ہے اور اپنی جگہ نہیں بدلتا۔ اندرون سیال ذرات کی نقل و حرکت ایک لہر یا رَو کی صورت پیدا کر دیتی ہے،

حرکت ذاتیہ وہ حرکت ہے۔ جو کسی جسم میں خود بخود طور پر بلا ارادہ، بلا واسطہ غیرے ظاہر ہو، اور جس سے وہ جسم ایک مقام سے دوسرے مقام تک انتقال کرے۔ یا جسم کے کسی حصہ کو ہلا دے،

پہلی صورت میں صرف ذرات کی حرکت ہوتی ہے اور نقل مکان نہیں ہوتا۔ نہ وضع جسم میں تبدیلی ہوتی ہے۔ صورت ثانی میں پورے جسم یا حصہ جسم (عضو) کی حرکت مجموعی طور پر ہو کر نقل مکان ہوتا ہے اور وضع جسم بدل سکتی ہے۔

افزائش نسل۔ جراثیم کی افزائش نسل کے طرق نہایت بسیط اور سادہ ہیں الآت تولید و تناسل کی کوئی علامت ان میں نہیں ہوتی ہے، چنانچہ

(۱) **انقسام بسیط**[1]۔ پیدائش جراثیم کی پہلی صورت ہے۔ جس میں جراثیم کا ایک خانہ ایک باریک جھلی کے ذریعہ دو خانوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں خانے بڑھکر اور ترقی پا کر پختہ جراثیم بن جاتے ہیں۔ یہ دونوں نئے جراثیم علی العموم ایک دوسرے سے بالکل الگ ہوتے ہیں۔ لیکن گاہے دونوں ایک ہی غلاف میں جسکا اوپر ذکر آچکا ہے بند رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے جراثیم کے مختلف گروہ ہیں۔ اور ہر نوع اپنی خصوصیت سے ممتاز ہے۔ اور یہ فعل انقسام گاہے اس قدر تیز ہوتا ہے کہ اگر کسی مناسب مادہ میں ایک یا دو جراثیم موجود ہوں تو چند گھنٹے میں اس کے اندر

---

[1] انقسام بسیط = سمپل فشن۔

بے شمار جراثیم بن سکتے ہیں۔

(۲) تکوین[۱] بذر جو جراثیم کی پیدائش کا دوسرا طریقہ ہے۔ یہ پہلے طریقہ کی نسبت کسی قدر پیچیدہ ہے اور یہ ان جراثیم کی پیدائش میں ہوتا ہے۔ جو ڈنڈے[۲] نما (عصی) ہوتے ہیں۔ اور جنکو عصی[۳] کہا جاتا ہے۔ جراثیم کے بذر (تخم) گول یا بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور خانہ جرثومیہ کی دیوار کے اندر اس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ کہ ایک جرثومہ کا مادہ حیات اپنے غلاف کے اندر ایک یا زیادہ حصوں میں منقسم ہوکر سکڑ جاتا ہے اور ہر ایک حصہ ایک علیحدہ غلاف میں ملفوف ہوتا ہے۔ اسی کو بذر[۴] کہتے ہیں۔ بذر کے گرد ایک موٹی دیوار ہوتی ہے۔ جس کے اندر مادہ حیات بھرا رہتا ہے۔ یہ مادہ حیات جراثیم ناضجہ (ناپختہ جراثیم) کے مادہ حیات سے اس امر میں اختلاف رکھتا ہے کہ اس کے اندر پانی کی مقدار تھوڑی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ مادہ شعاعوں کو زیادہ منحرف کرتا ہے۔ جیسا کہ آلۂ مجہر[۵] (خوردبین) میں دیکھنے سے نظر آتا ہے۔ ان واہنائے جراثیم (جن کو ہم نے ان کے تخم سے تعبیر کیا ہے) کی شکل اور ان کے حجم سے تشخیص میں بڑی مدد ملتی ہے۔ مثلاً کزازکے عصی میں ان کی شکل تقریباً گول ہوتی ہے اور ان کا قطر اس عصی سے بڑا ہوتا ہے۔ جس میں یہ پیدا ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے حمرۂ[۶] خبیثہ کے عصی کے بذر تقریباً بیضوی ہوتے ہیں اور ان کا قطر جراثیم کے قطر کے مساوی یا ان سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح ان بذار کی وضع اور محل قیام بھی اس بارے میں کم اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ چنانچہ عصی کزازیہ کے بذر بالکل ان کے کنارے میں رہتے ہیں، جس سے ڈھول کے چوب (مقرعۃ الطبل) کی شکل معلوم ہوتی ہے برعکس اس کے حمرۂ خبیثہ کے عصی میں یہ درمیان میں رہتے ہیں۔ ان بذار کے متعلق یہ خیال کیا گیا ہے

---

[۱] تکوین بذر۔ اسپور فارمیشن۔ [۲] ڈنڈے نما۔ راڈ شیپڈ [۳] عصی جیسی لائی۔ [۴] بذر اسپور۔

[۵] مجہر۔ مائکراسکوپ [۶] حمرۂ خبیثہ۔ اینتھراکس۔

کہ جس طرح اعلیٰ رتبہ کے نباتات کے تخم اپنی نوع کی حفاظت کرتے ہیں۔اسی طرح یہ بذر بھی ایسی شکل رکھتے ہیں کہ غیر مناسب حالات میں جبکہ جراثیم فنا ہو جاتے ہیں۔ یہ قائم رہتے ہیں اور اس طرح ان کی نوع قائم رہتی ہے۔ چنانچہ یہ بمقابلہ جراثیم کے خشکی کو بہت زیادہ برداشت کرتے ہیں۔ اور تباہ و برباد نہیں ہوتے۔ جمرہ خبیثہ کے بذر معامل[1] (تجربہ گاہوں) میں بیس سال تک رکھے گئے مگر باوجود اس طول مدت کے نہ ان بذار سے قابلیت حیات مفقود ہوئی اور نہ ان سے حدت[2] سمیہ دور ہوئی۔ حالانکہ جمرہ خبیثہ کے وہ جراثیم جو بذار سے خالی (عدیم[3] البذر) ہوتے ہیں۔ اگر وہ خشکی میں رہیں تو چند ہفتے میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ بذار حرارت کو بھی بہت زیادہ برداشت کر سکتے ہیں اکثر جراثیم (جبکہ وہ تر ہوں) میں اگر ۶۰ درجہ $\frac{6}{10}$ کی حرارت پہونچائی جاوے تو یہ نصف گھنٹے میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کے بذار کو دیر تک جوش بھی دیا جاوے تو یہ ہلاک نہیں ہوتے ہیں۔ علی ہذا بذر مانع[4] عفونت ادویہ سے بھی بمشکل تمام مرتے ہیں چنانچہ جمرہ خبیثہ کے بذر اس وقت ہلاک ہوتے ہیں جبکہ انہیں محلول[5] قطرانی میں چند روز تک ڈالکر چھوڑ دیا جائے۔ جراح کے لیے مندرجہ ذیل عصی نامی جراثیم زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ عصی[6] کزازی۔ عصی[7] جمرہ خبیثہ۔ عصی[8] اوذیما خبیثہ۔ یہ تینوں قسم کے جراثیم بذر پیدا کرتے ہیں۔ ان میں سے صرف عصی کزازیہ بدن کے اندر بذر کی تکوین کرتا ہے، برعکس اس کے شراجہ[9]۔ درن[10]۔ خناق[11] کلبی حمی[12] مطبقہ متناقصہ۔ جذام[13]۔ الف[14] الخنزہ (زکام وبائی) قرحہ[15] رخوہ کے عصی نامی جراثیم بذر سے خالی (عدیم البذر) ہوتے ہیں، (باقی آئندہ)

---

[1] معمل یا معامل۔ لیبورٹیری [2] حدت سمیہ ویرولنس۔ [3] عدیم البذر ایس پوروجینس [4] مانع عفونت اینٹی سپٹک [5] محلول قطرانی۔ کاربولک لوشن [6] عصی کزازیہ۔ بیسی لس ٹے ٹانائی۔ [7] جمرہ خبیثہ۔ این تھری سس [8] اوذیما خبیثہ۔ اوڈی میٹس ے لگنائی [9] سراجہ۔ گلینڈرس۔ [10] درن ٹیوبرکل [11] خناق کلبی۔ ڈفتھریا [12] مطبقہ متناقصہ۔ ٹایفائڈ۔ [13] جذام۔ لپروسی۔ [14] الف الخنزہ۔ انفلوئنزا۔ [15] قرحہ رخوہ۔ سافٹ سور۔

مزاج

اطبائے یونانی کے مسلک پر

(۲)

(از جناب حکیم محمد یوسف صاحب نیرؔ. بیڑ علاقہ دکن-)

شیخ اس معتدل اضافی کی جو انسان کو بہ نسبت دیگر حیوانات کے حاصل ہے. باعتبارات مختلف آٹھ قسموں میں تقسیم ہونا بیان کرتا ہے.

(۱) یا اعتدال نوعی کو باعتبار خارج مقیس علیہ بنایا جائے. یعنی جس کا مزاج اس مزاج سے مختلف ہو وہ نوع انسان سے خارج سمجھا جائے مثلاً جو مزاج انسان کو بنظر جمیع حیوانات کے حاصل ہے زیادہ معتدل ہے

(۲) یا اعتدال نوعی کو باعتبار داخل مقیس علیہ بنایا جائے. مثلاً انسانوں میں جو مزاج کسی ایک انسان کو حاصل ہے وہ اپنے بنی نوع کے لحاظ سے زیادہ معتدل ہے اور کمالات سے اسکی اکملیت کے شواہد پیش ہو سکتے ہیں.

(۳) یا اعتدال صنفی کو باعتبار خارج مقیس علیہ بنایا جائے مثلاً اصناف اقالیم میں ہر اقلیم کے باشندوں کا مزاج دوسرے کی نسبت کیا ہے؟ اگر ہندوستان والوں کو حبشیوں کا مزاج دیا جائے تو اعتدال صنفی پر کیا اثر پڑتا ہے اور وہ باعتبار صنف موزوں ہے یا نہیں؟

(۴) اعتدال صنفی کو باعتبار داخل مقیس علیہ بنایا جائے کہ ایک انسان اپنی نوع اور صنف میں دوسرے انسانوں سے اعتدال مزاج میں امتیاز اور خصوصیت رکھتا ہے.

(۵) یا اعتدال شخص باعتبار خارج ہو کہ نوع انسان اور صنف معین میں سب

سے معتدل ہے۔

(۶) یا اعتدال شخص باعتبار داخل ہو کہ مثلاً ہر انسان کا مزاج اس کے حالات مختلفہ میں کیسا رہتا ہے۔ اور بہ لحاظ سنین ماضیہ کسی ایک سال میں اس کا مزاج زیادہ معتدل رہا ہے۔

(۷) یا اعتدال عضوی کہ کوئی عضو اعضاء بدن میں اس کے دوسرے اعضا کی نسبت معتدل ہے۔

(۸) یا اعتدال عضوی خود ایک ہی عضو کے لحاظ سے کہ کسی زمانہ میں وہ زیادہ معتدل رہا ہے۔

اس کے بعد شیخ کہتا ہے کہ قسم اول یعنی اعتدال مزاج انسانی جو نوع انسان کو تمام کائنات کے اعتبار سے حاصل ہے وہ کسی حد خاص میں منحصر نہیں ہے کہ اٹکل پچو واقع ہو جائے۔ بلکہ اس کے لئے ایک عرض یعنی افراط و تفریط کی دو حدیں ہیں، جب وہ ان حدود سے متجاوز ہو گا مزاج انسانی نہ رہے گا۔

ہم مثالاً سمجھاتے ہیں کہ ا مرکز سے ایک دائرہ کھینچا جائے اور اس کے نصف قطر کو چار مساوی حصوں میں تقسیم کر کے تین دائرے اور کھینچ دیئے جائیں تو سب سے اندر کا دائرہ مزاج انسانی کو فرض کر لو۔ اس میں لاتعداد نقطے ہو سکتے ہیں اور ہر ایک نقطہ مزاج انسانی کی حد میں شمار کیا جائیگا۔ دوسرا دائرہ حیوانات کے مزاج کی حد ہے تیسرا نباتات کی اور چوتھا معدنیات کے مزاج کی حد فرض کیا جاتا ہے اور یہی چیزیں کائنات عالم کا لب لباب ہیں۔

دوسری قسم اعتدال مزاج انسانی وہ افراط و تفریط کی ایک درمیانی حد ہے یہ اس شخص کا مزاج ہو گا جو نہایت معتدل المزاج ہے۔ اور نہایت معتدل صنف میں پیدا ہوا ہے اور ایسے سن میں ہے جس میں نشو و نما غایت کمال میں ہے۔

اگرچہ یہ اعتدال حقیقی نہیں ہے۔ جو ممتنع الوجود ہے۔ تاہم ایسا اعتدال مزاج بھی نادر الوجود ضرور ہوگا۔

تیسری قسم اعتدال صنفی۔ مثلاً بہت سے گروہوں میں سے کسی ایک گروہ کا مزاج بہ قیاس ایک اقلیم کے دیگر اقالیم سے اور بہ نسبت ایک آب و ہوا کے دوسری آب و ہوا سے جیسا بالفرض ہندیوں کا مزاج کہ اہل ہند میں مشترک پایا جاتا ہے۔ اور ان کی صحت کا دار و مدار اسی پر ہے۔ دوسرے ممالک والوں سے مختلف ہے اگر کسی ہندوستانی کا مزاج ایک حبشی یا فرنگی جیسا ہو جاوے تو جینا دوبھر ہو۔ اصناف کے مزاجوں میں اختلاف کی بڑی وجہ آفتاب کی شعاعوں کا عمودی یا آڑی ترچھی گرنا ہوتا ہے۔ انہی سے ہوا میں نضج رطوبت غذاؤں اور پھلوں وغیرہ کا نشو و نما بارشوں اور پانیوں کی قلت و کثرت کے حالات وابستہ ہیں،

چوتھی قسم اعتدال صنفی اس شخص کا مزاج جو اپنی صنف میں سب سے زیادہ معتدل ہو۔ ایسا آدمی اپنی صنف میں ایک ہی ہوگا۔ دو آدمیوں کا یکساں ہونا بلاشبہ نادر الوجود ہے۔

پانچویں قسم اعتدال شخصی یہ وہ مزاج ہے جو کسی شخص کی صحت اور حیات کے لیے مستلزم ہے۔ یہ جاننا چاہیئے کہ ہر شخص ایک خاص مزاج کا مستحق ہے جس میں دوسرے فرد کا شریک ہونا ممکن نہیں۔ یا نادر الوجود ہے،

چھٹی قسم اعتدال شخصی یعنی کسی شخص کا وہ مزاج جو اس کو اس کے بہترین زمانہ میں حاصل ہوا ہو مثلاً سن شباب میں صحت کاملہ

ساتویں قسم یہ وہ مزاج ہے کہ اعضا میں سے ہر ایک عضو کا اس پر ہونا واجب ہے اور دوسری نوع کو اس کے خلاف مزاج درکار ہے۔ مثلاً دماغ کا اعتدال یہ ہے کہ اس کا مزاج نسبتہً زیادہ رطب ہو قلب کا اعتدال یہ ہے کہ اس کا مزاج

نسبتہً زیادہ حار۔ عصب کا اعتدال یہ سبب ہے کہ اس کا مزاج نسبتہً زیادہ بارد ہو، اسی طرح ہر عضو کے لئے وہی مزاج مناسب ہے جس سے اس کے صدور افعال کا مدعا بہ غایت اتم حاصل ہوتا رہے،

آٹھویں قسم یہ وہ اعتدال ہے جو ہر ایک عضو کے لئے مختص ہے اور یہ وہ اعتدال ہے جب وہ عضو بہترین حالت میں ہو۔ مثلاً جیسے دماغ کا وہ زمانہ جبکہ وہ نشو و نما میں کامل ہو، اور صدور افعال کے لئے ایک اچھا وقت رکھتا ہو،

شیخ کہتا ہے کہ انواع کائنات میں اگر توازن کیا جائے تو اعتدال حقیقی سے زیادہ قریب انسان ہی ہو سکتا ہے۔ اسلئے کہ نفس ناطقہ کے خلعت سے وہی آراستہ کیا گیا ہے اور وہی مبدر کمالات ہے۔

جالینوس نے بیان کیا ہے کہ انسان افعال متفننہ میں کیفیات کا محتاج ہے، بعض کا تعلق حرارت سے ہے جیسا کہ ہضم۔ بعض کا برودت کے ذریعہ سے جیسے امساک بعض کا رطوبت کے ذریعہ سے جیسے کہ ادراک، اور بعض کا یبوست کے ذریعہ سے جیسے حفظ و حفاظت۔ اس لئے انسان ہی کو وہ مزاج دیا گیا ہی جو کائنات میں سب سے زیادہ معتدل ہے اور وہی ان خواص کا جامع ہے۔

اور اگر ہم اصناف کا اعتبار کریں تو ہمارے نزدیک یہ بات قرین صحت ہی کہ جو آبادی معدل النہار کے محاذ پر واقع ہوئی ہے اور اسباب ارضیہ کا دائرہ عمل اس میں زیادہ نہیں پایا جاتا۔ مثلاً دریا یا پہاڑ وغیرہ اس میں نہیں پائے جاتے تو اس کے باشندوں کا مزاج اعتدال حقیقی سے زیادہ قریب ہوگا،

حکمار متقدمین نے چند مصطلحات فن کو اس بحث میں اختیار کیا ہے۔ معدل النہار۔ خطا استوار وغیرہ۔ اس لئے ہم ان کے خیال کو کسی قدر وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

زمین ایک کرہ ہے جو وسط میں موضوع ہے اور نو آسمان اس کے گرد
حرکت کرتے ہیں۔ ہر آسمان کے لئے ایک مرکز دو قطب اور ایک منطقہ ہے۔ مرکز
اُس نقطہ کا نام ہے جو وسط میں واقع ہے۔ اور جتنے خط اس نقطہ سے محیط تک
کھینچے جائیں وہ سب مساوی ہوں۔ قطب دو نقطہ فرضی ہیں۔ انہیں کو قطبین سے
بھی موسوم کرتے ہیں۔ اور انہی پر آسمان کی حرکت مانی گئی ہے، قطبین کو ایک خط
مفروض کھینچکر اگر ملا دیا جائے تو اس خط کا نام محور ہوگا۔ اور سب سے بڑا دائرہ جس کا
بُعد قطبین سے مساوی ہو منطقہ کہلاتا ہے۔ نویں فلک کے منطقہ کا نام معدل النہار
ہے۔ یہ ۲۴ گھنٹے میں مشرق سے مغرب کی طرف ایک دور کرتا ہے اور اس کو اسلئے
معدل النہار کہتے ہیں۔ کہ جب آفتاب اپنی حرکت خاص سے اس دائرہ پر آتا ہے
تو اس کے تمام نواحی میں دن اور رات برابر ہو جاتے ہیں۔ ہم اگر اس دائرہ کے
مقابل زمین پر ایک دائرہ فرض کریں جو زمین کو دو نصف کر دیں میں شمالاً وجنوباً
تقسیم کردے تو اس کا نام خط استوار ہوگا۔ کیونکہ اس جگہ پر ہمیشہ رات دن قریباً
برابر ہوتے ہیں،

آج زمانہ بدل گیا۔ خیالات بدل گئے۔ زمین و آسمان میں زمین و آسمان کا فرق
ہو گیا۔ بلکہ فلسفہ جدید نے آسمان کے وجود سے انکار کر دیا۔ تاہم ان مصطلحات فن
کی بدولت ہمارا عنقائے تخیل ابھی تک ہُما ے تیز پرواز سے کم نہیں ہے، گو
جغرافیہ طبعی نے اس کرہ ارض کی سینکڑوں پلٹیوں کا منظر دیکھ لیا ہے۔ جسے ہم
آئندہ کسی مضمون میں دکھائینگے۔ لیکن ہم پھر بھی قدماء کے مشکور ہیں۔ جن کی داستان
اب بھی دلچسپیوں کے لئے آویزہ گوش بن جاتی ہے۔ اور جب دیکھا جاتا ہے کہ باوجود
خوردبینوں کے نہ پائے جانے کے تحقیقات کا دائرہ کس قدر وسیع تھا۔ تو ہماری
حیرت پیکر تصویر بنا دیتی ہے۔ اس مبحث پر ریویو کرنا اسوقت ہمارا مقصد نہیں ہے۔ صرف ہم اتنا کہنا
چاہتے ہیں کہ زمانہ حال کی تحقیقات میں خط استوا مقامات ذیل پر ہو گذرتا ہے۔ جزیرہ بورنیو، سوماٹرا، زنجبار، لونگو

علم التشخیص

(۵)

(ازجناب حکیم عبدالواحد صاحب ناظم)

(قارورہ)

تشخیص مرض میں قارورہ کو نہایت اہمیت حاصل ہے، نبض کے بعد دوسرا درجہ قارورہ کا خیال کیا جاتا ہے بعض طبیب بجائے نبض کے صرف قارورہ ہی دیکھتے ہیں۔ عوام الناس میں بعض اطبا کی قارورہ شناسی کے متعلق ایسی عجیب وغریب حکایات مشہور ہیں، جو نبض کی متعلقہ حکایات کے رنگ کو بھی ماند کرنے والی ہیں، چونکہ قارورہ کے متعلق المسیح کے گذشتہ پرچوں میں چند بار ایک مفید اور ضروری مضمون صاحب مدیر کی طرف سے شائع ہوچکا ہے، لہذا اس کے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

براز حالت صحت میں جب معار مستقیم میں پاخانہ جمع ہوجاتا ہے تو اعصاب حسیّہ کے ذریعہ دماغ کو اس کا احساس ہوتا ہے۔ اور دماغ سے اس عضلے کے کھل جانے کا حکم نافذ ہوتا ہے۔ جو مقعد پر لگا ہوا ہے (عضلہ ماسکۃ المقعد) چونکہ اس عضلہ کی حرکت اعصاب نخاعی کے ماتحت ہے، لہذا حرام مغز کے اعصاب اس عضلہ کو حرکت میں لاتے ہیں اور پاخانہ خارج ہوتا ہے، پاخانہ کے اخراج پر شکم اور عانہ (پیڑو) کے عضلات بھی معاون ہوتے ہیں،

جب ضعف، یا ضربہ وسقطہ یا کسی دیگر مرض کے باعث دماغی اعصاب کا فعل ناقص یا باطل ہوجاتا ہے۔ تو عضلہ جو کہ مقعد کو بند رکھتا ہے نہیں کھلتا جس کے سبب سے فضلہ معار مستقیم میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور یہانتک نوبت پہونچ

جاتی ہے کہ وہ عضلہ فضلہ کے وزن سے خود کھل جاتا ہے۔ اور فضلہ تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا رہتا ہے۔ یعنی شروع میں قبض ہوگا، اور بعد میں تھوڑا تھوڑا پاخانہ خارج ہوا کریگا۔

اگر نخاع کے زیریں حصے ضربہ و سقطہ سے ماؤف ہوجائیں یا اس میں کوئی بیماری پیدا ہوجائے تو مصدر انقباض کے ضائع ہوجانے سے عضلہ سترخی ہوجائیگا جس کے باعث فضلہ بے اختیار خارج ہوتا رہیگا۔

مقعد کے قرب وجوار کے اعضا میں کسی قسم کا خراش یا ورم واقع ہو تو اعضا کی مشارکت سے اس میں بھی ورم وخراش متعدی اثر پیدا کرے گی۔ جس کے باعث منفذ بند ہوکر احتباس براز کا باعث ہوگا، ورم حشفہ۔ تضیق نائزہ۔ زخم مقعد اور بواسیر۔ نواصیر یا ان مقامات کے عمل جراحی کے بعد براز بند ہوجاتا ہے

حالت صحت میں عموماً ایک مرتبہ روزانہ رفع حاجت کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض اشخاص دن میں دو مرتبہ (صبح وشام) رفع حاجت کے عادی ہوتے ہیں علاوہ ازیں بوڑھے اور وہ آدمی جن کا کام اکثر بیٹھے رہنے کا ہے۔ ان کو دوسرے تیسرے روز رفع حاجت کی خواہش ہوتی ہے۔ شیر خوار بچے دن میں کئی مرتبہ رفع حاجت کرتے ہیں۔ حالت صحت میں عموماً غذا کا ساتواں حصہ براز کا ہوتا ہے سبز ترکاریوں اور میوہ جات کے کھانے سے براز کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اور گوشت کھانے سے کم ہوجاتی ہے۔

امعا کی حرکت دودیہ کے کم ہونے یا پیدائش فضلہ کم ہونے۔ بار بار مسہل لینے رکاوٹ امعا رسمیت سیسہ اور امراض دماغ ونخاع کے باعث رفع حاجت کی خواہش کم ہوجاتی ہے، لیکن اس کے برخلاف امعا کی غشا مخاطی کی سوزش (جو سدہ پڑنے یا خراب غذا یا غذا غیر منہضم یا مسہلات سے ہو) اور زخم امعا کے سبب سے

دست زیادہ آتے ہیں۔ علاوہ ازیں گاہے گرمی کے سبب سے اور گاہے آب وہوا کی تبدیلی سے خصوصاً جبکہ سرد ملک سے گرم ملک میں یا نشیب کے مقامات سے اوپر کے مقامات میں یکایک جانے کا اتفاق ہو تو دست آنے لگتے ہیں بعض وقت کوئی سخت صدمہ بھی دستوں کا سبب ہو جاتا ہے،

رنگت براز حالت صحت میں زرد یا سرخی مائل زرد ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف اشیائ کے کھانے سے براز کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرکبات فولاد کے استعمال سے براز کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ مرکبات پتنگ اور ریان کے کھانے سے سرخ۔ ساگ بھاجی سے سبز اور ریوند چینی کے کھانے سے زرد ہوتا ہے۔

امراض معدہ۔ ورم امعاء اور مجری مرارہ میں سدہ پڑنے کے باعث (جیسا کہ یرقان میں ہوتا ہے) سفید رنگ کا براز خارج ہوتا ہے اور مرض ہیضہ میں براز کی رنگت چاولوں کی پیچ کے مانند ہوتی ہے،

جب معدہ یا اثنا عشری سے خون خارج ہو کر فضلہ کے ساتھ مل جاتا ہے یا فولاد۔ چاندی۔ پارہ اور سیسہ کو دوائز استعمال کیا جاتا ہے تو براز کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں امراض حادہ میں قرب مرگ کے وقت بھی سیاہ براز آتا ہے،

کیلومل (سیماب شیریں) کے استعمال کے بعد سبز رنگ کے دست آتے ہیں۔ اس کے علاوہ امعاء کے بعض امراض میں ایک قسم کا جرم پیدا ہو جاتا ہے جس سے سبز رنگ کا براز آنے لگتا ہے۔ صفرا کی زیادتی سے بھی سبز دست آتی ہیں (جیسا کہ عموماً بچوں میں دیکھا جاتا ہے) تپ محرقہ اسہالی (ٹائیفائڈ) میں دستوں کی رنگت زرد سبزی مائل ہوتی ہے،

قوام بعض اشخاص کو قبض کی حالت میں یا شدید بخاروں سے صحت پانے کے بعد اول مرتبہ بڑے بڑے سخت لمبے یا گول گول سُدّے خارج ہوتے ہیں،

جن کو بعض وقت مریض بغیر کسی خارجی یا اندرونی اعانت کے خارج کرنے سے مجبور ہوتا ہے۔ اسہال میں براز رقیق ہوتا ہے۔ ہیضہ میں چاولوں کی پیچ کے مانند دست آتے ہیں۔ بدہضمی کے اسہال میں فضلہ کے ساتھ غیر منہضم غذا بھی نکلتی ہے۔ اور جب امعاء دقاق میں کسی قسم کا انہضامی فتور واقع ہوتا ہے تو کھانا اچھی طرح ہضم ہوئے بغیر پیٹ میں درد اور نفخ پیدا کر کے خارج ہو جاتا ہے۔ اور جب امعاء غلاظ میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے تو اسہال میں پیپ و خون اور مختلف قسم کے اجزا دانے دار بھورے زردی مائل یا سیاہ رنگ کے یا نالی دار پائے جاتے ہیں اور فضلہ سے بدبو آتی ہے۔ تپ محرقہ اسہالی (ٹائی فائڈ فیور۔ حمی معویہ) میں پتلا سبزی مائل فضلہ ہوتا ہے۔ جس میں غذا غیر منہضم کے ٹکڑے اور خون شامل ہوتا ہے،

آمیزش براز میں عموماً خون۔ آنوں۔ پیپ کی آمیزش ہوتی ہے۔ لیکن جبکہ امعاء میں کرم ہوں تو براز کے ساتھ کرم امعاء اور ان کے انڈے بھی خارج ہوتے ہیں

خون بواسیر خونی یا امعاء مستقیم کے زخم کی صورت میں براز سے پیشتر یا اس کے بعد خون خارج ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر قولون سے خون نکلے تو اس کی رنگت تبدیل نہیں ہوتی۔ لیکن یہ عموماً براز کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ امعاء دقاق اور معدہ سے خون خارج ہوتا ہے تو اس کی رنگت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ وہ پاخانہ کے ساتھ ملکر اسکو بھی سیاہ کر دیتا ہے، اور خود بھی سیاہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خون کے فولادی اجزا امعاء کی لحمی اغذیہ کے جز و کبریتی کے ساتھ ملکر سیاہ رنگت پیدا ہو جاتی ہے،

ریم پیچش اور قروح امعاء میں بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے اور یہ نہایت متعفن اور بدبودار ہوتی ہے،

آنون ورم امعاء دقاق میں آنوں براز کے ساتھ مخلوط ہو کر خارج ہوتی ہے

ورم قولون میں بھی آنتوں براز میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ آنتوں کے لچھے کے لچھے اور گاہے قولون کا سانچا بنکر خارج ہوتی ہے۔ جس کا طول دو دو ڈیڑھ بالشت تک ہوتا ہے اور گاہے ٹکڑے ہو کر نکلتی ہے معاء مستقیم کے ورم (پیچش) میں آنتوں براز کے آخری حصے کے ساتھ ملکر خارج ہوتی ہے۔ شدید پیچش میں پاخانہ کم مقدار میں آتا ہے اور شروع میں صرف آنتوں خارج ہوتی ہے،

دیگر حالات۔ کرم امعاء۔ بواسیر۔ پتھری اور رحم کے ٹل جانے سے معاء مستقیم میں خراش ہو کر بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے،

پیچش میں بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ مریض کو نتھتا ہے۔ لیکن پھر بھی پاخانہ خارج نہیں ہوتا۔

امعاء میں پتلا فضلہ اور ریح موجود ہو (جیسا کہ بدہضمی میں ہوتا ہے) تو قراقر کی آواز آنتوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اور ریح خارج کرنے کے گمان میں پاخانہ خارج ہو جاتا ہے،

امراض اطفال

اِجتماعُ الماءِ فی الرّاس ۔ ماء الراس ۔ استسقاء دماغی

صاحب اکسیر اعظم وغیرہ نے اس مرض کا تذکرہ "اجتماع الماء فی الراس" کے نام سے کیا ہے جس کے معنے ہیں "سر میں پانی کا جمع ہو جانا" لیکن یہ نام بہت زیادہ لمبا ہے اس سے زیادہ مختصر "ماء الراس" (سر کا پانی) اور استسقاء دماغی ہے

بعض لوگوں نے اسے عظم الراس (سر کا بڑا ہو جانا) کے نام سے ذکر کیا ہے مگر یہ نام صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ بھی چند امراض ہیں جن میں سر بڑا ہو جاتا ہے۔

ماہیت:۔ دماغ کی فضاؤں (بطون دماغ) میں یا دماغی جھلیوں کے مابین یا دونوں مقامات میں مائیت (خون کا پانی) جمع ہو جاتا ہے یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ صاحب اکسیر اعظم نے دماغ کی ام غلیظ کے اوپر رطوبت کا جمع ہونا بیان کیا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ رطوبت ام غلیظ کے نیچے جمع ہوتی ہے

اندرونی اسباب۔ یہ مرض علی العموم اسی وقت شروع ہو جاتا ہے جبکہ بچہ شکم مادر کے اندر ہوتا ہے اور سر کے بڑے ہو جانے کی وجہ سے ولادت میں نہایت صعوبت واقع ہوتی ہے۔ مگر گاہے ولادت کے بعد (چھ ماہ تک) بھی نمودار ہوتا ہے۔ جبکہ دماغ کے تغذیہ میں فتور واقع ہو۔ یا دماغی بطون میں مزمن التہاب و ورم گرم ہو گا۔ گاہے زیادہ عمر کے بچوں یا جوان آدمیوں میں بھی شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی وجہ عموماً یہ ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر کوئی رسولی

(سلعہ) پیدا ہو جاتی ہے۔ جو بطون دماغ کی رگوں (مثلاً اورطہ[1] جالینوسیہ) پر دباؤ ڈالتی ہے جس سے دوران خون میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے اور عروق سے مائیت خارج ہو کر وہاں کی فضاؤں میں جمع ہو جاتی ہے اسی طرح دماغ کے لاغر ہونے یا دماغ میں اخراج خون (نزف) ہونے کے بعد یا بچوں کے مرض کساح[2] میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے اسی طرح وہ بچے بھی اس مرض میں مبتلا ہونے کے لیے زیادہ مستعد ہوتے ہیں جن کے والدین شراب خوار ہوں یا ان کا مزاج خنازیری واقع ہوا ہو یا مرض آتشک میں مبتلا ہو چکے ہوں،

بیرونی اسباب۔ مندرجہ ذیل خارجی اسباب سے اس مرض کے وقوع کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً بیرونی سردی کا لگنا۔ غذا کا کم میسر آنا۔ فاسد ہوا میں بود و باش رکھنا۔ سر پر ضرب کا پہونچنا۔ جلدی امراض کا فوراً زائل ہو جانا۔ دانتوں کا نکلنا۔ آنتوں کے اندر کیڑوں کا ہونا۔ کان کے التہاب (ورم) کا دماغ تک پہونچنا بعض اوقات خسرہ اور سرخ بخار (حمی قرمزیہ[3]) کے بعد بھی۔

علامات۔ جب یہ مرض ولادت کے بعد شروع ہوتا ہے تو گو بچہ کے تغذیہ میں کوئی بے قاعدگی نہیں ہوتی اور وہ عیش و آرام میں پائے جاتے ہیں۔ تاہم بچہ کی پرورش اچھی طرح نہیں ہوتی۔ اور بدن لاغر و کمزور رہتا ہے۔ چند ہفتے میں ہاتھ پاؤں پتلے ہو جاتے ہیں اور بمقابلہ ان کے سر اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ بلا سہارے بچہ اپنا سر کھڑا نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ کسی طرف جھکانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں سر کا قطر محیطی تقریباً ۳۳ قیراط[4] تک ہو جاتا ہے۔ سر کی شکل بدہیئت ہو جاتی ہے

[1] اورطہ جالینوسیہ جسکو ڈاکٹری میں وینی گیلی نائی کہتے ہیں (وینی = وریدین ۔ گیلی نائی = جالینوسیہ) یہ وریدین دماغ کے بطن مقدم کے فرش میں ہوتی ہیں [2] کساح (رکیٹس) وہ مرض ہے جس میں بچوں کی ہڈیاں نرم ہوتی ہیں اور ان کے اعضا ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ [3] حمی قرمزیہ (اسکارلٹ فیور) [4] قیراط - انچ۔

یعنی سر کا اگلا حصہ اور پچھلا حصہ ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ سر کی ہڈیوں کے درز علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ خانہ چشم کی چھت جو دماغ کے تلہ میں ہوتی ہے دب جاتی ہے۔ اسلئے آنکھوں پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور آنکھیں باہر نکل آتی ہیں۔ جو نیچے کو جھکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ رطوبت سے تر رہتی ہیں اور اوپر نگاہ کرنا مشکل ہوتا ہے سر کے تالو (یافوخ) جو بعض اوقات بچپن میں پھڑکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، وہ اس مرض میں زیادہ وسیع اور اوپر کو ابھرے ہوئے ہوتے ہیں جن میں موجی حرکت صاف محسوس ہوتی ہے۔ سر کی جلد رقیق اور تنی ہوئی ہوتی ہے۔ جس میں نیلی رگیں (وریدین) صاف نظر آتی ہیں۔ سر کے بال پتلے پڑ جاتے ہیں۔ پیشانی کا حصہ چوڑا اور اس کے مقابلہ میں چہرہ کا زیرین حصہ اور ٹھوڑی (ذقن) تنگ ہوجاتا ہے۔ جس سے چہرہ کی شکل مثلث (تکونی) سی بنجاتی ہے۔ گاہے دردسر اور دوران سر (دوار) بھی ہوتا ہے۔ فتور عقل۔ شب کو کثرت بیداری۔ دن کو غنودگی اور نیمخوابی کی حالت رہتی ہے۔ مزاج تند اور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ضعف بصر اور بے چینی کا غلبہ ہوتا ہے۔ بدن کی عضلی قوت کمزور ہو جاتی ہے (جس کی علامت یہ ہے کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں گے اور ہاتھ پاؤں میں کپکپی ہوگی) بدن میں کہیں کہیں تشنج واقع ہوتا ہے۔ بچہ بھینگا (احول) ہو جاتا ہے۔ نیند میں دانتوں کو پیستا ہے، (صریر الاسنان) گاہے عضلات حنجرہ میں تشنج واقع ہوتا ہے جس سے گلا گھٹنے لگتا ہے لاغری بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے، دوران خون سست ہو جاتا ہے۔ حرارت بدنی کمزور ہو جاتی ہے۔ بھوک زیادہ لگتی ہے۔ گاہے قے اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں اور گاہے قبض رہتا ہے۔ اور جوں جوں مرض زیادہ ہوتا ہے اتنے ہی غنودگی بڑھتی جاتی ہے۔ نبض سست۔ آنکھ کی پتلیاں (ثقبۂ عنبیہ) پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ ناک اور ہونٹ کو مریض بار بار نوچتا ہے۔ آخری درجات میں ضعف

داضمحلال زیادہ ہوجاتا ہے اور قوما (سبات) تشنج یا اختناق ہوکر مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

علامات بعد الممات

یعنی وہ مظاہر جو اعضا میں موت کے بعد چیرنے سے ظاہر ہوتی ہیں۔

سر کی ہڈیاں (عظام جمجمہ) رقیق ملتی ہیں۔ دماغی جھلیاں (جن کے نام ام غلیظ ام رقیق اور غشاء عنکبوتی ہیں) موٹی ہوتی ہیں۔ ان جھلیوں کے درمیان رطوبت (جسکو آجکل کی جدید اصطلاح میں مائیت دم کی بجائے مصل دموی کہا جاتا ہے) پانچ سات تولے ڈہائی سیر یا اس سے بھی زیادہ پائی جاتی ہے، یہ رطوبت بیرنگ ہوتی ہے جس میں سفیدی بیضہ (ماح) کی قسم کے کچھ اجزاء۔ کچھ نمکین اجزاء مثلاً رہبیہ اخضر آمیز (سوڈیم کلورائڈ جو ایک قسم کا نمک ہی) اور مادہ بولیہ (جسکو انگریزی میں یوریا کہا جاتا ہے اور جو دراصل گوشت کا فضلہ ہے اور پیشاب کے ساتھ بکثرت خارج ہوتا ہے) پایا جاتا ہے دماغ کی ساخت میں جو ابھار ہوتے ہیں۔ اور جنکو تلافیف (؟) کہتے ہیں یہ چپٹے اور پھیلے ہوئے اور کم نمایاں ہوتے ہیں۔ دماغ کے ان ابھاروں کے درمیان کی نالیاں (فرجات) معدوم سی ہوتی ہیں۔ دماغ کی ساخت طبعی حالت میں یا کسی قدر نرم ہوتی ہے جس کی مقدار اصلی حالت سے کم ہوجاتی ہے۔

تشخیص

چونکہ یہ مرض عظم دماغ (دماغ کے بڑھ جانے) سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان علامات تفریق و تشخیص کا قائم کرنا ضروری ہے۔

استسقاء دماغ	عظم دماغ
۱- سر بہت بڑا ہوتا ہے اور کھوپری اور اگلا تالو (یافوخ مقدم) تنا ہوا اور ابھرا ہوا اور اس میں پانی کی حرکت موجیہ معلوم ہوتی ہے،	سر بہت بڑا ہوتا ہے، خصوصیت سے سر کا پچھلا حصہ۔ مگر اگلا تالو (یافوخ مقدم) دبا ہوا ہوتا ہے۔
۲- آنکھیں ابھری ہوئی اور انکا رخ نیچے کو ہوتا ہے۔	آنکھیں اندر کو گھسی ہوئی ہوتی ہیں،
۳- سر کی درزیں علیحدہ اور وریدیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں،	درزیں علیحدہ نہیں ہوتے اور نہ وریدیں ابھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں،

انجام مرض

بعض حالات میں مریض چند سال کے بعد مر جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ مرض زیادہ دنوں تک قائم رہتا ہے تو مرض کے مذکورہ بالا عوارض کم ہو جاتے ہیں۔ بدن میں کسی قدر طاقت بھی لوٹ آتی ہے اور بھوک لگنے لگتی ہے۔ مگر بیوقوفی اور فتور عقلی قائم رہتی ہے بعض اوقات قوت حافظہ زائل ہو جاتی ہے اور مریض بد مزاج اور چڑچڑا ہو جاتا ہے یا وہ چپ چاپ پڑا رہتا ہے،

صاحب اکسیر اعظم نے لکھا ہے کہ "جب رطوبت کھوپڑی کی ہڈی کے اندر جمع ہوتی ہے تو امید زیست نہیں"، لیکن اگر کھوپری کی ہڈی سے باہر جمع ہو تو اسکا علاج ممکن ہے، مگر طب جدید میں اسکا ذکر نہیں ملتا کہ رطوبت کھوپری سے باہر بھی جمع ہوتی ہے۔

علاج

اصل یہ ہے کہ اس مرض کے علاج میں اب تک کوئی موثر تدبیر نہیں نکلی ہے

اور خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ مگر بہر حال اصول علاج یہ ہے کہ ہلکے مسہلات وملینات بار بار دیے جائیں تاکہ دست آجایا کریں اور یہاں کی رطوبت منتقل ہو کر دوسری شکل میں امعاء کی راہ خارج ہوتی ہے۔ مقامی تعریق (پسینہ لانے کے لئے) سر کو گرم رکھتے ہیں۔ گرم ٹوپیاں پہناتے ہیں۔ فلالین کی ٹوپی اس مقصد کے لیے برتتے ہیں بعض حالات میں مُدِرّات (پیشاب لانے والی ادویہ) بھی استعمال کراتے ہیں۔ تاکہ دوران خون سے رطوبت کم ہو جائے اور اسکا اثر دماغ کی رطوبت پر پڑے اور وہ کم ہو جائے گاہے گردن پر داغ لگا کر اس میں پیپ پیدا کر کے زخم کو عرصہ تک ہرا رکھتے ہیں تاکہ برابر اندر کی رطوبت پیپ کی شکل میں خارج ہوتی رہے۔ گاہے عمل جراحی کر کے اندرونی رطوبت کو خارج کرتے ہیں، جو خطرہ سے خالی نہیں،

کسی زمانہ میں شدید مسہلات فصد اور کی" (داغ) کو مفید علاج سمجھا جاتا تھا مگر اب ہلکے ملینات کو اس مرض میں ترجیح دی گئی ہے۔

یونانی ادویہ

نسخہ نطول (ترطیرہ) بقول صاحب اکسیر۔ بابونہ۔ اکلیل الملک شبت (سویا) سبوس گندم ہر ایک ۲ تولہ سب کو سیر بھر پانی میں اچھی طرح جوش دیکر سر پر نطول کریں (پہلے سر کو منڈوالیں)

اس کے بعد گرم وخشک دوائیں، مثلاً ایلوا۔ حب بلسان۔ عود۔ قسط۔ افسنتین سلیخہ۔ اکلیل الملک زعفران اور بورہ ارمنی ہموزن لیکر ضماد کریں اور سیسہ کا ٹکڑا اس کے اوپر باندھیں۔ لیکن زیادہ دباؤ پہونچنے میں تشنج کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس میں احتیاط کی ضرورت ہے

نسخہ تلیین گل بنفشہ ایک ماشہ مویز منقی ایک دانہ اصل السوس ایک ماشہ

عود صلیب ۴ رتی بادیان ایک ماشہ۔ پرسیاوشان ایک ماشہ گل گاؤزبان ایک ماشہ
رات کو گرم پانی میں بھگودیں صبحکو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۶ ماشہ اور شربت دینار ۱ تولہ
ملا کر صبح کے وقت پلائیں (یہ مقدار ۶ ماہ سے ایک سال کے بچے کو دے سکتے ہیں)
اور شام کو جدوار عود صلیب ایک ایک رتی دونوں کو پیسکر خمیرہ گاؤزبان ۲ ماشہ
میں ملا کر کھلائیں،

نسخہ ادرار حب قرطم (کڑ) تخم خیارین اصل السوس ہر ایک ۵ ماشہ
ان سب دواؤں کو عرق بادیان (۱۲ تولہ میں بھیگ) شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں
یہ ایک مکمل خوراک ہے۔ جو بچوں کو حسب عمر کم کر کے دینا چاہیے،
نسخہ دیگر۔ اجوائن دیسی ایک تولہ لیکر ایک کورے آبخورے میں ۲۴
گھنٹے بھگونے کے بعد ایک رتی نوشادر ملا کر پلائیں۔ یہ بھی جوان آدمی کی خوراک
ہے۔ بچہ کو حسب عمر کم کر کے دینا چاہیے،

ڈاکٹری ادویہ

ہلکا مسہل دیگر شخاریہ بنفش آمیز (آیوڈائڈ آف پوٹاسیم) یا حدید بنفش آمیز۔
(آیوڈائڈ آف آئرن) روغن ماہی (کاڈلیور آئل) کے ہمراہ یا حلوین (گلیسرین) کے
ہمراہ دیں۔
چند ہفتے یا چند ماہ تک برابر ایک برس کے بچہ کو نصف رتی شخاریہ بنفش آمیز
(پوٹاش آیوڈائڈ) چھ چھ گھنٹے بعد دیا جائے تو کچھ فائدہ کی امید ہو سکتی ہے،
بعض لوگ ½ رتی سے ½ رتی تک زیبق حلو (کیلومل) کے ہمراہ دن میں
دو مرتبہ کھلاتے ہیں،
مرہم سیماب (مرکیوریل آئنٹمنٹ) ایک یا دو درہم (ڈرام) سر کے بالوں

منڈوا کر ہر روز مالش کرتے ہیں، اور اس کے اوپر گرم اونی یا فلالین کا کن ٹوپ پہنا دیتے ہیں، تاکہ پسینہ آتا رہے۔ اگر سر کے مقام میں گرمی محسوس ہو تو ٹوپی کو اتار دیں،

اگر اس سے ڈیڑھ یا دو ماہ میں فائدہ نہ ظاہر ہو تو اس کے ساتھ ادویہ مندرجہ بھی مثلاً شخاریہ خل آگیں (ایسی ٹیٹ آف پٹاسیم) صبغ العنصل (ٹنکچر سلی) کھانے کو دیتے ہیں۔

اور گردن پر حمصہ (اشو) لگا کر عرصہ تک مواد جاری رکھتے ہیں۔ عمل حمصہ کی ترکیب یہ ہے کہ گردن کے مقام میں کسی جگہ شگاف دیکر وہاں غلے کا کوئی دانہ مثلاً نخود یا مٹر داخل کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ زخم جلد مندمل نہو۔ بلکہ جب تک پیپ جاری رکھنا مقصود ہو اس وقت تک برابر زخم ہرا رہے،

افاقہ کی صورت میں کنکنہ (کونین) ½ رتی کی مقدار میں کھلاتے ہیں،

جب کوئی شدید دماغی علامت نہ ہو تو پٹی سے کس دیں۔ یا الیسدار لصقہ (اسٹکنگ پلاسٹر) لگادیں۔ تاکہ اس سے دباؤ پہونچے، بشرطیکہ تشنج کا اندیشہ نہو جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے،

عمل جراحت

جب عمل جراحی سے دماغ کا پانی نکالنا مقصود ہو (جو بہر حال خطرہ سے خالی نہیں) تو باریک میل نہاں دار (کار کینولا)[1] درز سہمی کے کسی ایک پہلو میں اگلے تالو (یا فوخ مقدم)[2] سے ڈیڑھ انچ کے فاصلہ پر داخل کریں۔ تاکہ دماغ کی ورید طولی اعلی[3] کو نقصان نہ پہونچے۔ اور اس میں نشتر کا سرا نہ لگ جائے۔ اس کے بعد رطوبت

[1] کاروئل سیوچر۔ [2] انٹیریر فانٹنل [3] لانجی ٹیوڈینل سائنس۔

کو آہستہ آہستہ نکلنے دیں۔ اور بتدریج سر پر دباؤ ڈالیں۔ اور اس کے بعد بھی کچھ عرصہ تک دباؤ قائم رکھیں،

غذاء

غذا سریع الہضم اور لطیف دیں،

حفظ ماتقدم

اگر کسی بچہ میں اس مرض کے وقوع کا اندیشہ ہو تو اسے سریع الہضم مقوی غذائیں دیں۔ دودھ۔ گوشت کی یخنی پلائیں۔ ادویہ منومہ (نیند لانے والی ادویہ) سے نیند لانے کی تدبیر کریں۔ نمکین نیم گرم پانی سے غسل کراتے رہیں۔ ہوادار صاف مکان میں رکھیں ہر روز ہواخوری کرائیں۔ دماغی محنت و تکان اور محرک ادویہ اس حالت میں مضر ثابت ہوتی ہیں،

حکایت

حکیم صادق علی خاں صاحب مرحوم کہتے ہیں کہ "ایک لڑکی (اسی مرض میں مبتلا) اس طرح پیدا ہوئی کہ اس کے سر میں دو مقام سے بلندی تھی (غالباً یافوخ مقدم ویافوخ موخر کے مقام میں ہوگی) اس کے اعزا و اقربا اس حالت کو دیکھ کر پریشان ہوئے اور عمل جراحیت کرانے کا ارادہ کیا۔ مگر میں نے ان کو اس ارادہ سے باز رکھا۔ اور اسکا علاج "بے علاجی" سے کیا۔ چند روز کے بعد وہ بلندی خود بخود تحلیل ہوگئی۔ اور تاحال زندہ ہے"،

اختقان عضلی

(۲)

(ازجناب ڈاکٹر محمد عثمان خانصاحب ۔ل ۔م ۔س ۔ ریاست بڑدانی)

عمل اختقان کا یہ دوسرا مروّج طریقہ ہے جس کے ذریعہ دوا بدن کے مختلف عضلات کی عمیق ساختوں میں پہونچائی جاتی ہے،

اختقان جلدی کے بیان میں یہ بتایا گیا ہے کہ جلدی پچکاری اسی وقت مناسب ہوتی ہے جبکہ مقامی تاثیر مطلوب ہو، یا دوا کی کیمیاوی ساخت یا اسکی مقدار ایسی ہو جسے تحت الجلد نسیج بہ سرعت جذب کر سکے، یا جس کی خاصیت ایسی سادہ اور بے ضرر ہو کہ ساخت جلد و نسیج تحت الجلد میں خراش والتہاب یا ورم دبَل وعفونت وپیپ پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو سکے

مگر بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں جن میں مندرجہ بالا شرائط پورے نہیں ہو سکتے اسوقت عضلی پچکاری کو ترجیح دینے کا موقعہ پیش آتا ہے، لہذا

اختقان عضلی کے مواقع استعمال حسب ذیل ہیں،

(۱) جب دوا مہیج (خراش کن) و پیچیدہ کیمیاوی ساخت وخواص کی ہو، مثلاً کونین مرکبات سنکھیا۔ مرکبات پارہ۔ تیزابات وغیرہ۔

(۲) جب ضروری مقدار استعمال زیادہ ہو (عموماً جلدی پچکاری کی سیال کی مقدار ۲۰ بوند سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔)

(۳) جب مستعملہ دوا کا سیال پانی کی طرح رقیق وسریع الانجذاب قوام کا نہ ہو بلکہ شیرہ کی طرح نیم سیال و نیم منجمد ہو جو باسانی جھلیوں کی راہ جذب نہیں ہو سکتا،

ملہ مسکیولر انجکشن ملہ ہائپوڈرمک انجکشن ملہ سب کیوٹےنیس ٹیشو ملہ انفلامیشن۔

(۴) جب دوا کا فعل و اثر عام نظام جسم پر فوری مطلوب ہو،

(۵) جب دوا کا فعل و اثر فوری کے علاوہ مسلسل یعنی دیرپا اور متواتر مطلوب ہو۔

(۶) جب احتقان تحت الجلد میں دنبل بن جانے کا خوف ہو،

(۷) جب احتقان تحت الجلد لگاتار تجربہ کے بعد بھی مریض مخصوص میں بے اثر ثابت ہو چکا ہو،

(۸) جب مرکبات اس قسم کے ہوں کہ آب مطہر یا دوسرے عرقیات میں باسانی محلول نہ ہو سکتے ہوں۔ مثلاً گرے آئل۔

(۹) جب روغنی ساخت کے مرکبات دینے ہوں مثلاً روغن چاول منگری (چال موگرا آئل) برائے جذام،

(۱۰) جب ایسے مرکبات ہوں جن کا انجذاب جلد یا تحت الجلد نسائج بہ سرعت نہ کر سکیں۔ مثلاً گرے آئل و روغن چاول موگری۔

(۱۱) جب ایسے مرکبات ہوں جو بہ سرعت قابل انجذاب نہ ہوں اور جنکا انجذاب و امتصاص اندرون عضلہ محفوظ رہکر عرصہ تک پچکاری کے مقام سے ہوتا رہے۔ یا کرانا منظور ہو۔ مثلاً سالورسن عضلیہ عمل کے بعد دنوں اور ہفتوں تک آہستہ آہستہ جائے پچکاری سے جذب ہوتا رہتا ہے اور اپنا مخصوص عمل بتدریج جذب ہو کر عرصہ تک کرتا رہتا ہے،

(۱۲) مخصوص ادویہ اس عمل میں مفید تر اثر پیدا کرتی ہیں لہذا ان کو اسی عمل کے ذریعہ دینا بہتر ہے۔

یہ سب باتیں ایک ساتھ مجتمعہ طور پر موجود ہونے کی ضرورت یا شرط نہیں ہے اگر ان میں سے کوئی بات نہ بھی موجود ہو تب بھی بعض وہ ادویہ جو جلدی پچکاری سے دیجاتی ہیں عضلی عمل میں بھی مستعمل کیجا سکتی ہیں۔

عموماً عضلی عمل کا اثر جلدی عمل کی نسبت تیز تر، شدید تر، اور تادیر قائم رہنے والا ہوتا ہے،

(۱۳) اکثر حکما بعض مخصوص ادویہ (مثلاً مرکب سنکھیا سالورسن) کی وریدی پچکاری (جو منتہائے نظر اور بہتر عمل ان ادویہ کے لئے ہے) کا سلسلہ شروع کرنے سے چند روز قبل محض عضلی پچکاری ان ادویہ کی دیتے ہیں۔ اور نظام جسم اور طبیعت مرض کا اندازہ عضلی پچکاری کے تاثرات سے بخوبی ہو جانے کے بعد عمل وریدی اختیار کرتے ہیں،

(۱۴) بعض اوقات ایک ہی مریض کے علاج میں کسی دوا کی پچکاری ابتداً اگر جلدی راہ سے شروع کرکے پھر یکے بعد دیگرے جلدی اور عضلی اعمال احتقان جاری رکھے جاتے ہیں۔ مثلاً چال موگرا کا تیل ہر دو طریق سے یکے بعد دیگرے ساتھ ساتھ عرصہ دراز تک دیا جاتا ہے۔ ایک دن جلدی پچکاری، پھر مدت معینہ کے بعد عضلی وعلی ہذ القیاس آخر تک،

عضلی پچکاری کے لئے مناسب جائے استعمال

(۱) جہانتک کہ دوا کی خاصیت کا تعلق ہے، جسم کے ہر ایک عضلہ میں عضلی پچکاری دیجا سکتی ہے۔

(۲) لیکن منتخب کردہ عضلہ ایسا ہونا چاہئے جو دبازت اور ضخامت میں بلحاظ مقدار دوا اچھا خاصہ موٹا ہو اور مقدار معینہ کو باآسانی قبول کرکے جذب کر سکے،

(۳) ایسے عضو کا عضلہ نہ ہو جو بوجہ اپنے معمولی فعل کے بہت زیادہ استعمال میں لایا جاتا ہو،

(۴) ایسا غیر محفوظ اور کھلا عضلہ نہ ہو جس پر ضرب، رگڑ و دیگر خارجی اسباب اثر کا زیادہ احتمال ہو۔ یا جس پر سوتے وقت دباؤ پڑنے کا موقع ہو،

(۵) ایسا مقام ہو جہاں خون کے عروق یا اعصاب کی شاخیں پچکاری سے

مضروب نہ ہو جاویں۔ یا جہاں دولے پیچ[1] (خراش کن) ہو کر زیادہ ورم، سوزش اور التہاب پیدا کرے،

مذکورہ بالا امور کے لحاظ سے منتخب مقامات عموماً یہ ہوتی ہیں۔

(۱) جہاں مقدار دوا زیادہ ہو (جیسے سالورسن کی حالت میں) تو اکثر عضلات سرین پسند کئے جاتے ہیں،

(۲) اکثر جب دوا زیادہ ہو تو اسکو ایک سے زیادہ مقام پر داخل کر کے پوری مقدار ختم کر دی جاتی ہے۔ مثلاً نصف دوا سرین راست کے عضلات میں اور باقی ماندہ سرین چپ کے عضلات میں داخل کر دیجاتی ہے،

(۳) بعض طبیب سرین اور ران کا بیرونی حصہ پسند کرتے ہیں اس میں یہ فائدہ متصور ہے کہ سوتے وقت اور بیٹھتے وقت اس پر دباؤ اور رگڑ نہیں پڑتی،

(۴) سرین کے علاوہ اور مقامات بھی پسند کئے جاتے ہیں۔ مثلاً

(ا) دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ جہاں عضلات کی چوڑائی زیادہ ہے اور خاصی مقدار ان میں سما سکتی ہے،

(ب) وہ حصہ جو بغل اور کوٹھے کے درمیان پسلیوں سے نیچے اور کوٹھے کے حاشیے کے اوپر گردہ کے قرب میں واقع ہے۔ یہاں بھی دیوار شکم کے موٹے اور چوڑے عضلات ہیں اور ان پر سوتے وقت رگڑن اور دباؤ نہیں پڑتا ہے۔ (البتہ کروٹ سے سونے میں کسی قدر دباؤ پڑے گا۔)

(ج) اگر مقدار دوا تھوڑی ہو تو کبھی کبھی بازو کے بالائی حصہ (جہاں اکثر چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے) کے عضلات میں سے کندھے سے ذرا ہی نیچے کے عضلہ[2] ذات الراسین میں پچکاری لگائی جاتی ہے، لیکن راقم الحروف

---

[1] ایرری ٹیٹنٹ [2] بائی سپس مسل۔

اس جگہ کو زیادہ پسند نہیں کرتا۔ اول تو ہاتھ کی حرکت بہت ہے اور بازو

کا جوڑ قریب ہے۔ دوئم یہاں لگانے سے بغل کے غدود پھول جاتے ہیں

سوئم۔ رگیں اور نسیں بھی بہت قریب اور آس پاس پھیلتی ہیں،

طریقہ احتقان عضلی

(۱) پہلے اصول معینہ کے مطابق عامل، معمول اور وسائل عمل (پچکاری

و دوا ر) کی باقاعدہ تطہیر کی جائے

(۲) اکثر احتقان عضلی سے دوا کے بہترین فوائد حاصل کرنے کے لئے بہتر

ہے کہ پیشتر مریض کو مسہل دیکر اس کے امعاء و معدہ کو بخوبی صاف کر لیا جائے

(۳) اگر دوا زیادہ مہیج یعنی خراش کن ہے (مثلاً سالورسن) تو رفع درد اور

حس زائل کرنے کے لئے عضلی پچکاری دینے سے پہلے عضلہ منتخبہ کے مقام پر ایک

جلدی پچکاری کسی مسکن درد دوا (مثلاً کوکین یا جوہر افیون) کی دیدینا مناسب ہے

اس مسکن جلدی پچکاری کے پاؤ گھنٹہ بعد عضلی پچکاری دوائی مخصوص کی دینی چاہئے،

(۴) جب کسی دوا مہیج کا اثر زیادہ تیز اور ناقابل برداشت ہوتا ہے تو اکثر کسی

مسکن دوا کی جلدی یا عضلی پچکاری، اصلی پچکاری کے بعد بھی کئی کئی مرتبہ تسکین درد

و خراش کے لئے دینا پڑتی ہے۔ ایسا اتفاق سنکھیا کے مرکبات کے دینے کے بعد

اکثر پیش آتا ہے۔

(۵) دوائے مخصوص داخل عضلہ کرنے کے بعد اس حصہ کو خوب بہ نرمی

حل کر دینا چاہئے، تاکہ دوا الیاف عضلہ میں بخوبی پھیل جائے اور ایک ہی جگہ گلٹی

سی نہ بن جائے۔ اس طرح ملنے سے دوا کا انجذاب بھی جلد ہو جاتا ہے اور

خراش بھی کم ہوتی ہے۔

ملا اسٹرے لائی زیشن ملا اردی ٹینٹ۔

ادویہ مستعملہ

احتقان عضلی میں سینکڑوں قسم کے مرکبات مستعمل ہیں جنکا استعمال و انتخاب بیشتر طبیب کی ذاتی رائے اور مخصوص تجربہ پر منحصر ہے۔ یہاں چند ایسی ادویہ کی تفصیل درج ہے جنسے عموماً کام لیا جاتا ہے

(۱) اکثر وہ ادویہ جو احتقان جلدی میں مستعمل ہیں، عضلات کی راہ سے بھی دی جاسکتی ہیں۔ اگرچہ اسکی چنداں ضرورت نہیں۔

(۲) **مرکبات فولاد** جو عضلی پچکاری میں دئے جاسکتے ہیں (اور جنکا فعل بطور مولد خون، مقوی بدن، دافع قلت الدم وغیرہ کے حاصل کرنا منظور ہوتا ہے) وہ عموماً آہن یا فولاد کے **نباتی یا حیوانی مرکبات ہیں** (جو کہ ماکولات میں پائے جاتے ہیں،) چونکہ فولاد کے معدنی مرکبات یا نمکیات عموماً قابل امتصاص و جذب نہیں ہوتے۔ اس لئے بہترین فوائد حاصل کرنے کے لئے حیوانی اور نباتی مرکب ہی استعمال کرنا چاہئے، جن میں سے چند مرکبات درج ذیل ہیں،

(الف) اس قسم کا ایک مرکب سیال درج ذیل ہے، جو "پارک ڈیوس کمپنی" مشہور دواساز کا بنایا ہوا ہے اور کثیر الاستعمال ہے۔

نسخہ مرکب فولاد حسب ذیل ہے		
آئرن[۱] کاکوڈلیٹ	¾	۳ قمحہ (گرین)
سوڈیم[۲] کاکوڈلیٹ	¾	"
اسٹرکنین[۳] نائٹریٹ	¹⁄₄₀	"
آب مطہر گرم شدہ	۱۷	بوند

مقدار پچکاری ۲ سے ۸ بوند تک

---

۱ آہن کاکوڈیل اگین ۲ رہبیہ کاکوڈیل آگین ۳ اذاراقین شورآگین

خواص ۔ مولّدِ خون، مقوّی خون، مُعَدِّل یا مسکن، مقوی اعصاب،

استعمال ۔ ضعف، مزمن ملیریا بخار۔ قلت دم یا فقر الدم۔ عوارض نقص تغذیۂ جسم۔

(ب) فولاد اکثر سنکھیا کیساتھ بہت مناسب خواص رکھتا ہے، چنانچہ ذیل میں عضلی پچکاری کا ایک دوسرا مرکب سیال (بروز ولیکم کمپنی کا ساختہ) درج کیا جاتا ہے۔ جو عموماً استعمال کیا جاتا ہے،

نسخہ مرکب فولاد معہ سنکھیا کے ۔ فیرّی سائٹراٹس ۔ ⅟۲ قمحہ (گرین)

سوڈیم آرسیناس ۔ ⅟۳۲ قمحہ

آب مقطر گرم کردہ ۱۰ بوند

مقدار پچکاری ۔ ۱۰ بوند سے ۵۰ بوند تک

یہ عضلی پچکاری کے لئے ہے مگر اس سے کم مقدار جلدی پچکاری میں بھی دیجا سکتی ہے

خواص و استعمال ۔ مقوی و مولد خون۔ دافع سمیت ملیریا، مقوی بدن، مقوی اعصاب۔ مزمن ملیریا۔ ضعف بدن۔ فقر الدم شدید و مزمن، مرض سُبات (افریقہ کا مرض۔ مرض ضعف دماغ و خواب)، ضعف تغذیہ وغیرہ۔

مندرجہ بالا دونوں مرکبات کے بنے ہوئے سیال کمپنی سے خرید کر استعمال کرنا باعث آسانی ہو گا،

(ج) گلیسرو فاسفیٹ کمپاونڈ سولیوشن (ساختہ پارک ڈیوس کمپنی)

سوڈیم گلیسرو فاسفیٹ ⅟۲ قمحہ

---

۱ آل مری ٹو ۔ ۲ آہمن سیمون اگین ۳ ریبہو زرنیخ اگیں ۴ سلی پینگ سکنس ۵ محلول مرکب حلو ولوز اگیں ۔ ۶ ریبہ حلو ولوز اگین

اسٹرکنین کاکوڈی لیٹ ۱/۶۵ قمحہ

آئرن کاکوڈلیٹ ۱/۲ قمحہ

کلوریٹون ۱/۱۳ قمحہ

آب مطہر گرم شدہ ۱۷ بوند

مقدار پچکاری - ۱۷ بوند روزانہ یا حسب مشورہ طبیب) بازو کے عضلہ ذات الراسین یا عضلات سُرین میں پچکاری دے

خواص - مولد خون - مقوی خون - مقوی دماغ و اعصاب وغیرہ -

(د) **آئرن آرسینیٹ سولیوشن** (ساختہ پارک ڈیوس کمپنی)

(مرکب سیال فولاد و سم الفار)

آئرن آرسینیٹ اینڈ ایمونیم سائٹریٹ - ۱ قمحہ

آب مطہر گرم شدہ ۱۷ بوند

مندرجہ بالا نسخہ میں دو گونہ نمک فولاد سے فولاد قریب ۱/۵ گرین (قمحہ) کے اور تیزاب سم الفار قریب ۱/۲ قمحہ کے حاصل ہو جاتا ہے - اور ایمونیم سائٹریٹ کی موجودگی کی وجہ سے فولاد اور سم الفار ہر دو قابل جذب و امتصاص ہو جاتے ہیں - اور آب مطہر میں بسرعت منحل ہو جاتے ہیں،

مقدار پچکاری - ۸ سے ۱۷ بوند تک، عضلات سُرین کی عمیق ترین گہرائی میں پچکاری کرنا چاہیے،

ابتدا میں مقدار پچکاری بہت ہی کم روزانہ دینا چاہیے - بعد میں مقدار بہ تدریج بڑھا کر پچکاری زیادہ وقفہ کے بعد دیں (یعنی دوسرے تیسرے روز ایک پچکاری دیں

عا اذاراقین کاکودیل اگین عہ۱ آہن کاکودیل اگین عہ۱۳ اخضر خلون عہ بائی سپس مسل عہ محلول آہن زرنیخ اگین عہ۱ آہن زرنیخ اگین مع نوشادر بہ لیموں اگیں عہ آرسینک ایسڈ عہ نوشادر بہ لیموں اگین

خواص۔ معدّل یعنی اخلاط کو اعتدال پر لاتا ہے،

(۵) آئرن آرسینیٹ ریٹ اسٹرکنین سولیوشن (ساختہ پارک ڈے وِس کمپنی) (مرکب سیال فولاد، سم الفار و کچلہ)

آئرن آرسینیٹ ایٹ ایمونیم سائٹریٹ	ایک قمحہ
اسٹرکنین نائٹریٹ	۱/۵۰ قمحہ
آب مقطر	۱۷ بوند

(انتباہ اکثر زیادہ مدت تک رکھنے سے اس سیال میں سیاہی مائل رنگ فولاد کا دکھائی دینے لگتا ہے۔ مگر اس میں کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے۔ یہ استعمال کر سکتے ہیں)

مقدار پچکاری، اندرون عضلہ ۸ سے ۱۷ بوند تک

خواص۔ مصفی خون، مقوی، معدل اخلاط وغیرہ

(۶) آئرن سائٹریٹ سولیوشن (ساختہ پارک ڈے وس کمپنی)

آئرن ایٹ ایمونیم سائٹریٹ	۲ قمحہ
آب مقطر گرم شدہ	۱۷ بوند

مقدار پچکاری ۸ سے ۱۶ بوند تک عضلات سرین کی عمیق ساخت میں روزانہ یا دوسرے تیسرے روز لگانا چاہیے۔ اندرون جلد یا تحت الجلد ساخت میں پچکاری نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ سیال ہیّج (خراش پیدا کرنے والا) ہے،

---

۱ اکل ٹرسے ۲ ٹوبرے ۳ محلول آہن زرنیخ اگین مع اذاراقین ۳ آہن زرنیخ اگین مع نوشادریہ لیمون آگین ۴ اذاراقین شورآگین۔ ۵ محلول آہن لیموں آگین ۶ آہن مع نوشادریہ لیموں آگین ۷ اری ٹیننٹ

فلسفۂ مجرّبات

(از جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری)

ابتداء خلقت، آغاز آفرینش سے لیکر آجتک کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی جس پر انقلاب، تغیر، تبدل، ایسی لازمی کیفیات طاری نہ ہوئی ہوں۔ یا جس کے کاہیئہ ہستی کو عروج و زوال کے مدوجزر نے نمونۂ عبرت نہ بنادیا ہو۔ مگر اصول قدرت، نظام کائنات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ یہ تمام تغیرات اک خاص طریق عمل کے ماتحت جلوہ گر ہوتے ہیں،

ہم دیکھتے ہیں، ارباب علم نے ہزاروں اختراعات، سینکڑوں ایجادیں، دنیا کے سامنے پیش کیں، اہل ذوق اصحاب قدر نے اعتماد، وثوق، قبولیت، کیساتھ ان کا خیر مقدم کیا، ان سے جائز فائدے اٹھائے گئے۔ ناجائز ہوس پرستیوں کا آلہ کار بنایا گیا، غرض ہر شخص نے اپنے ظرف کے موافق ان بکار آمد ایجادوں کا استعمال کیا۔

لیکن آج اک ہاتھ میں تاریخ کی کرم خوردہ کتابیں لو، دوسرے ہاتھ میں ان اختراعات فائقہ کی فہرست، پھر دیکھو یہ قانون الٰہی۔ نیرنگ زار قدرت کے کس قدر عجیب کرشموں سے تمہاری آنکھوں کو خیرہ کردیتا ہے،

اگر کسی کی شکل مسخ ہوگئی ہے تو کوئی فنا کے گھاٹ اتر چکی ہے۔ ایک اپنی حالت پر قائم ہے تو دوسری ہیئت وصورت کو اس حد تک بدل چکی ہے کہ پہچاننا دشوار، ایک سے کہ فضاء آسمانی کو اپنی ارتقائی رفتار کے لئے تنگ بتاتی ہے۔ اسی کے مقابلہ میں اگر کسی دوسری پر نظر ڈالئے تو وفور ننگ، جوش حیا کی جنون خیزیاں اس کے جامۂ ہستی کو پھاڑ ڈالنے کیلئے تیار ہیں۔ خود اسلام کے ابتدائی کارنامے

آجتک ہمارے دماغوں کو محوِ حیرت بنائے ہوئے ہیں۔ اسکا وہ تزک و احتشام جس نے ایک عالم کو لرزہ براندام کر دیا تھا۔ ہمارے ہی آنکھوں کے سامنے پھرتا ہے، اس کے سر بکف مجاہدین کی جانبازیاں ہمارے دلوں پر نقش ہیں۔ اور اسی کے بالمقابل دورِ حاضر کی اندوہناک حالت بھی ہم سے پوشیدہ نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے یہ وہی دینِ اسلام ہے جس نے عرب کی وادیوں۔ عرب کے ہوشربا ریگستانوں میں نشو و نما پا کر اپنی ہر چہار جانب کی کفر و ضلالت سے معمور آبادی کو بہ اولین لمحہ حرکت، درسِ رسالت، سبقِ حقیقت پڑھا دیا تھا

بات یہ ہے کہ زمانہ اپنی ہر نئی تحریک کے ساتھ ایک ایسی قوت، ایک ایسی طاقت بھی اپنے ہمراہ لاتا ہے۔ جو ہر طرح اس کی نگہداشت، سرپرستی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ جب تک یہ برقی رو انسانی دلوں کو گرمائے رہتی ہے، ان کے سینوں کو احساسِ حمیت سے لبریز رکھتی ہے، مجال نہیں کہ وہ تحریک سست یا مردہ ہو، لیکن جہاں روح نے اس کی تپش اندوزی کو بھلا دیا، بس وہیں موت کے آثار نمایاں ہو گئے، کیونکہ روح کی زندگی اصل میں ایک خاص قسم کے احساس کا نام ہے، جسوقت وہ احساس سلب ہو گا۔ بالضرور روح پر مردگی ساری ہو گی۔ اور کسی کی روح کا مردہ ہو جانا ہی اس امر کی دلیل روشن ہے، کہ اس کے وہ تمام خصوصیات رخصت ہو گئے، جن پر روحانی ترقیوں کا مدار تھا "

قاعدہ ہے کہ قدرت کی ہر نعمت اپنے ورود سے پہلے آثار، علامات، ظاہر کرتی ہے، یہ نشانات مختلف صورتوں، متضاد شکلوں میں ظہور پذیر ہوتے ہیں، ظاہر بیں اشخاص ان علائم کو قدرت کا کرشمہ، فطرت کا کھیل تصور کرتے ہیں، لیکن اربابِ بصیرت انہیں فطرت کے تماشوں سے راہِ حقیقت تلاش کر لیا کرتے ہیں۔ علمِ طب بھی خداوند کریم کی گراں بہا اور بیش قیمت نعمت ہے۔ ضروری ہے

کہ جس قوم پر یا جس خاص شخص پر یہ نعمت نازل ہونے والی ہو، اس کے اندر استعداد قبول کا مادہ پہلے ہی سے تیار ہو جائے، اطبائے قدیم پر جس طرح یہ انعام الٰہی تمام ہوا اور جو اہم مظاہر، گہری علامتیں، ان کے سطحی حالات زندگی، طرز معاشرت جوش قلب وغیرہ سے سطح نمائش پر آئیں۔ کیا وہ اس امر کا کافی ثبوت نہیں کہ ان اعلیٰ ترین ہستیوں کے دل و دماغ میں جذبات قبول کا بے پایاں دریا موجیں مار رہا تھا۔ اسی قاعدہ کا دوسرا جزیہ بھی ہے کہ جب کسی نعمت الٰہی کا سلب کیا جانا منظور ہوتا ہے، تو اس کے اندر سے خود بخود پست ہمتی، مبتذل خیالی پژمردگی کا اظہار ہوتا ہے۔ جو اس بات کی خاص ترین نشانی ہے، کہ اب وہ قوم، اس قابل نہیں رہی کہ اس عطیہ کو قائم رکھ سکے۔ پس اس کے تمام کام سرد پڑ جاتے ہیں خیال ترقی مفقود ہو جاتا ہے۔ ایجاد و اختراع کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور اس طرح (بالآخر) اسکی وہ خصوصی شان امتیاز چھین لیجاتی ہے۔ اور قدرت کے متدین ہاتھ اسکو کسی دوسری مستحق (قوم) پر تقسیم کر دیتے ہیں،

علم طب، پر اس قانون الٰہی کے دونوں پہلو تمام ہوئے، اور جس کا دوسرا رخ اب بھی ہماری آنکھوں کے سامنے اپنی ناقابل برداشت سختیاں پیش کر رہا ہے اسکا ہر جزیہ انحطاط پذیر ہے۔ ہر کلیہ میں پستی اور ذلت کی جھلک نمودار،

موجودہ دور تنزل کی شوخی رفتار نے کچھ اس سختی کے ساتھ قواعد طب، کو پامال کیا ہے۔ کہ اسکے جانکاہ صدمہ سے کوئی جزو طب اپنی حقیقت و نوعیت کو برقرار نہیں رکھ سکا۔ اس طوفان عظیم کے سخت تھپیڑوں نے اس کے نظام عمل کو بالکل پراگندہ کر دیا ہے، اس کا شیرازہ علم منتشر ہو چکا، اور وہ وقت بہت قریب ہے جبکہ دنیا سن لے گی کہ علم الابدان کی مستحکم بنیادیں ارتعاش فنا سے متزلزل اور منہدم ہو گئیں، جن ہزاروں محشر انداز، قیامت خیز، غلطیوں نے ہمیں یہ روز بد

دکھایا ہے۔ ان میں سے ایک لفظ "مجرب" کا خلاف عقل استعمال، اسکا غلط مفہوم بھی شامل ہے، مجرب، ایک ایسا مشہور و معروف لفظ ہے جو اپنی علم شہرت برگزیدگی کی بنا پر میری کسی تفصیل کا شرمندہ احسان نہیں۔ آپ جانتے ہیں، مجرب اس اکسیر شفا کا نام ہے، جو ہر مرض میں بلا تفحص اسباب، علامات، معالجکو اپنی جادو واثری کی تجلی بیزیاں دکھا کر کامیاب بنا دے،

یہی وہ عامیانہ نقطہ خیال ہے، جس نے مجرب جیسی بیٹھی یا افتادہ شے پر مدار طب قائم کر دیا ہے۔ ملک میں بہت سے طبی رسالے نکلتے ہیں، اور ان کے مقبول انام ہونیکا واحد ذریعہ یہی خیال کیا جاتا ہے، کہ وہ مجربات شائع کر کے قوانین طب کو خوب جی کھولکر نقصان پہونچائیں۔ اسی پر اکتفا نہیں کیجاتی، مجربات کی کتابیں بھی تیار کیجاتی ہیں۔ ان کے بڑے بڑے اشتہار دیے جاتے ہیں، پرزور دعاوی باطلہ کے توسط سے یہ باور کرائے جانے کی کوشش کیجاتی ہے، کہ یہ مجربات ہر شخصکو اطبا کی خدمات سے بے نیاز کر سکتے ہیں۔ مرض کا نام لکھدیا جاتا ہے اور علامات اسباب کو ذلت سے ٹھکرا کر اس کے بے شمار مجربات لکھدیئے جاتے ہیں، جو ان کے زعم ناقص میں اس مرض کے مختلف حالات اسباب کا یقینی علاج ہوتے ہیں، افسوس اس فرقہ گمراہ پر جو اس طرح اپنی پستی کا باعث خود ہوا۔ اور بہر ترقی کے خواب ہائے پریشان سے دماغ کو "فساد تفکر" میں مبتلا رکھے، بحمد اللہ میرے دل میں ان مجربات کی ذرہ برابر بھی وقعت نہیں نہ میں ان کے خلاف اصول اثرات کا قائل۔ مریض کو غور سے دیکھنا، مرض کے اسباب و علامات پر نظر کرنا۔ اصول کے موافق علاج کرنا میرے مشرب رندانہ میں نہایت مجرب چٹکلے کا مترادف ہے،

البتہ میں اس ادعائے باطل کا مدعی نہیں کہ مجرب محض بیکار اور بے اثر

چیز کا نام ہے. میں جانتا ہوں مجربات اک نو آموز طبیب کی کامیابی کا قیمتی ذریعہ ہیں، مگر اسوقت جبکہ ان کی کافی اصلاح کرلیجائے ان کی ہیئت موجودہ کو کلیتہً تبدیل کر دیا جائے، اس کے ساتھ ہی میں یہ تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہیں، کہ ایک مجرب نسخہ ہزاروں امراض میں اپنا وہی اثر دکھا سکتا ہے. جو ایک مرض کی کسی خاص حالت میں. اسی لئے میں اس ضرورت کو بہت زیادہ محسوس کرتا ہوں کہ تحریر مجربات کے وقت اسکا سختی سے لحاظ رکھا جائے، کہ جس مرض کی جس حالت میں وہ نسخہ مفید یا مجرب ثابت ہو اسکی پوری تفصیل بھی اس مجرب نسخے کا جزو لاینفک قرار دیدیجائے. اس موقعہ پر میں یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ طب یونانی کے اندر ان نسخہ جات کا وجود مفقود نہیں جو بہت سے امراض میں یا ایک مرض کے متضاد اسباب میں اپنی قدرتی خاصیت سے بلا تخلف اور بے غائلہ عمل کرتے ہیں. میں اس قسم کے تمام نسخوں کو بالخاصہ، (یعنی اپنی خاصیت اور صورت نوعیہ کے ذریعہ اثر کرنے والے نسخوں) کے نام سے یاد کرتا ہوں. مگر ایسے نسخوں کو اپنے وجود سے قریب قریب اسی قدر نفرت ہے. جس قدر کہ عنقا کو اپنی مجہول حقیقت سے

علمی شکوک

(از جناب حکیم ڈاکٹر سید علی صاحب کوثر)

تبادلہ خیالات کی قدر و قیمت، اس کی اہمیت و نزاکت، واقعی بات یہ ہے الفاظ کا بار نہیں اٹھا سکتی، یہی وہ شاہراہ ترقی ہے جس پر گامزن ہونے کے بعد کوئی قوم زندہ اور حساس کہلائے جانے کی مستحق ہو سکتی ہے. اطبار قدیم کی ان تھک کوششیں، ان کے پیہم و مسلسل تجربات، ان کا تغیر، تبدل. اس امر کی دلیل روشن ہے، انہوں نے تبادلہ خیالات سے بیش قیمت فوائد حاصل کئے ہیں. وہ ایک کلیہ تیار کرتے تھے. وہ اک نظریہ بناتے تھے. مگر جب اس کے اندر کوئی کمی یا خامی، اپنے تجربے یا کسی ماہر فن ہستی سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد محسوس ہوتی تھی تو وہ فوراً اسکو تبدیل کرتے تھے، یا تھوڑی بہت اصلاح کے بعد اسکی شکل و صورت تغیر کر دیا کرتے تھے، میرے ذہن میں بہت سے واقعات اس گرانقدر طریق عمل کی زبردست تائید کرنے والے موجود ہیں، مگر بخوف طوالت ان کو بالفعل نظر انداز کرکے اپنی اس کمزور مگر حقیقت سے معمور آواز کو آپ تک پہونچانا چاہتا ہوں، کہ تبادلہ خیالات زمانہ قدیم کی طرح اسوقت بھی نہایت ضروری ہے. مجھے خوشی ہے کہ "المسیح" کاروان رفتہ کے نقش قدم کو دلیل راہ بنائے ہوئے اس سنت قدیم کے زندہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے. اسی سلسلے میں اشاعت مئی سنہ ۲۲ء کے اندر اس نے شذرات کے تحت میں بعض مسائل کو زیر بحث کیا ہے یہ تمام مسائل حضرت مدیر اور حکیم شادانی کے قلم سے نسبت و وابستگی رکھتے ہیں، جن سے میں بھی قریب قریب متفق ہوں. مگر حکیم شادانی کی اس بات کا قائل نہیں، نہ بغیر کسی قوی دلیل کے

تسلیم کرنے کے لئے تیار،، کہ گندک کے پیالہ میں پانی پینا اور اس سے فوائد کی تمنا رکھنا محض بیکار اور فضول ہے۔ کیونکہ گندک اک ایسی چیز ہی جو پانی میں قطعی حل نہیں ہوتی۔ اسلئے یہ ناممکن ہو کہ اس پانی سے جو گندک کے پیالہ میں پیا جاوے گندک کا خفیف سے خفیف اثر بھی آجائے،

میرا تجربہ ہے کہ گندک کے پیالے میں پانی پینا یا پانی میں گندک کے ٹکڑے ڈالدینا یقیناً پانی کو اپنے اثر سے متاثر کرلیتا ہے، میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ وہ لوگ جو اکثر قبض کی دائمی شکایات میں مبتلا رہتے تھے اس نہایت مفید عمل سے تقریباً صحتیاب ہو گئے، یہ میرا ذاتی تجربہ ہے جس سے غالباً آپ متفق نہ ہوں، اور نہ اسوقت تک آپ کو اتفاق کرنا چاہیے، جبتک کہ آپ خود امتحان نہ فرمالیں اس لئے اسکو ختم کرکے آئیے اب دلائل کے میدان میں اتر آئیں،

محترم، آپ کی یہ دلیل کہ گندھک کے اجزا پانی میں حل نہ ہونے کی وجہ سے اپنے فوائد پانی میں شامل نہیں کرسکتی، آپ کے پر زور دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بہت کمزور ہے،، میں مانتا ہوں کہ گندھک پانی میں حل نہیں ہوسکتی مگر اس کے یہ معنی نہیں ہوسکتے کہ اس کے اثرات بھی پانی میں نہیں آسکتے کیونکہ اثرات کے ساری ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ گندھک کے اجزا بھی اس میں آمیز ہوں،

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اطبائے ذہبی وفضی کے اندر پانی پینا یا ان میں کھانا تناول کرنا مقوی قلب، دافع توحش ہے، ضعف کو زائل کرتا ہے، اسی طرح لوہے اور فولاد کے برتن میں پانی پینا، مقوی مثانہ مقوی اعضائے تناسل ہے نیز نعوظ پیدا کرتا ہے۔ میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا سونا، چاندی، فولاد، لوہا، ایسی سخت دھاتیں صرف پانی پیتے پیتے اپنے اجزا کو پانی

کے اندر ملا سکتی ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ اثر کیسا، اس کے علاوہ ہم نے دیکھا ہے کہ جو لوگ سونے یا چاندی کی سلائی بنا کر مداومت کیساتھ اپنی آنکھوں میں پھیرتے ہیں وہ کبھی ضعف بصر کی زحمتوں کا شکار نہیں ہوتے۔ ابھی حال میں یہ دیکھ کر تعجب ہوا ہے کہ ایک شخص ضعیف البصر صرف سونے کی سلائی آنکھ میں پھیر کر اپنی بصارت کو اصلی حالت پر لے آیا۔ کیا آپ کہہ سکیں گے؟ کہ اتنی دیر میں سونا اپنے اجزاء کو آنکھ میں چھوڑ دیتا ہے، میرا خیال ہے کہ یہ چیزیں یا تو اپنے "خاصۂ طبیعت،، کی وجہ سے اس طریقہ پر اثر انداز ہوتی ہیں، یا جس عضو سے مس ہوتی ہیں اس کے اندر خود کوئی ایسی قدرتی طاقت ہوتی ہے جس سے وہ اس کے مفید اثر کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے، بہر حال پانی کا گندھک کے فوائد سے متاثر ہونا ایک ایسی غیر مستور اور قابل تسلیم حقیقت ہے جس سے انکار کرنا غلطی کا مترادف ہے،، "واللہ اعلم بالصواب،،"

مجربات

(۱) مانع قے۔ کبوتر کی بیٹ جو کہ عام طور پر بازار میں ملتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیکر مقشر کریں۔ اور باریک پیسکر پانی میں گوندہیں، اس کے بعد چنے برابر گولیاں بناکر سایہ میں خشک کر کے رکھیں، ایک ایک گولی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پانی کے ہمراہ کھلائیں، قے روکنے کے لئے سریع الاثر ہے،

(۲) مرہم گوشت ماہی زخموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ آب گندہ خارج کر کے زخموں کو بھر دیتا ہے۔ مداومت سے ناسور کے لئے بھی مفید ہے، گوشت ماہی (صدف معمولی) کو انگاروں میں رکھکر کشتہ کرلیں۔ بعدہ اسکے ہموزن سہاگہ شگفتہ ملاکر باریک پیس چھانکر بقدر ضرورت روغن زرد ملائیں اور تھوڑی دیر کھرل کر کے رکھیں اور بوقت ضرورت بطور مرہم استعمال میں لائیں،

(۳) سفوف حابس الدم۔ اگر چاقو، استرہ وغیرہ سے جسم کا کوئی حصہ کٹ جائے اور خون بند نہ ہوتا ہو تو سہاگہ خام باریک پیسکر زخم میں بھر دیں۔ اور لبہائے زخم ملاکر پٹی باندہ دیں۔ تین روز کے بعد کھولکر دیکھیں۔ انشاء اللہ مندمل ہوگیا ہوگا خون بہتا تو فوراً بند ہو جاتا ہے،

(۴) حبوب ہاضم۔ کاسر ریاح اور دافع درد شکم ہیں اور نہایت خوش مزہ ہیں برگ نورستہ دکونپل) مدار ایک تولہ۔ نمک طعام ڈیڑہ تولہ۔ ہر دو اجزا کو عرق لیموں میں تین پہر کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بناکر سایہ میں خشک کر کے رکھیں۔ بوقت ضرورت ایک دو گولی کھائیں،

(۵) آب دریدہ گلو سڑے اور پرانے بخاروں میں نہایت مفید ہے، اور

سہل الحصول اور کم خرچ دوا ہے، اجوائن دیسی ۳ ماشہ رات کو تھوڑے پانی میں بھگو دیں۔ صبح کے وقت پانی پھینکدیں اور صرف اجوائن لیکر گلوے سبز ۳ ماشہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی ڈالکر خوب باریک پیسیں۔ بعد ازاں پندرہ تولہ پانی ملاکر ململ پر دائی چھانکر ایک پیالہ میں رکھیں اور دو عدد کورے سکورے آگ میں سرخ کرکے پیالہ میں ڈالکر فوراً سرپوش سے ڈھانک دیں تاکہ بخارات باہر نہ نکلیں جب سکورہ کے سرد ہونے کی آواز بند ہو جائے۔ سرپوش علیحدہ کرکے دوبارہ چھانکر پی لیں، اور پینے کے بعد کپڑا اوڑھکر تھوڑی دیر تک لیٹے رہیں۔ اسی طرح صبح بھگوکر شام کو پئیں، پرانے بخاروں میں ایک ہفتہ سے زائد نہیں اس سے بھوک بھی کھلجاتی ہے

(۶) مطبوخ پدماکھ، صفراوی بخاروں میں نہایت مفید ہے نیز اگر شربت کے باعث خرابی پیدا ہو گئی ہو اسے بھی دور کرتا ہے

پدماکھ۔ برادہ صندل سرخ۔ کشنیز خشک، پوست اندرون درخت نیم، گلوے تازہ ہر ایک ۵ ماشہ لیکر رات کے وقت آدھ سیر پانی میں نیکوب کرکے بھگو دیں صبح جوش دیں جب آدھ پاؤ پانی رہے چھانکر پلادیں۔ ایک وقت یا دونوں وقت پلانا طبیب کی رائے پر منحصر ہے۔ یہ وزن کامل ہے۔ کم عمروں کو حسب عمر وزن میں کمی کردیں اگر کھانسی ہو تو اصل السوس مقشر اور قبض ہو تو مویز منقے اور اسہال ہوں تو زیرہ سفید مطبوخ میں اضافہ کردیں،

(حکیم) ابو الوفا عبد الملک

---

(۱) نادر و عجیب و غریب برائے نامردی۔ سنکھیہ سفید، کافور ہر یک ۱ تولہ سحق کرکے دو پیالوں میں جوہر اڑالیں۔ پس مصعد جوہر ۲ ماشہ کستوری خالص زعفران جاوتری ہر یک ۲ ماشہ قرنفل دارچینی ہر ایک ۳ ماشہ بعد سحق بلیغ کے زہر مار سیاہ رنگ (جو اس کے منہ کے اندر رہوتی ہے) ایک عدد تمام ادویہ سحیق شدہ میں ڈالکر خوب

صلایہ کریں اور خشک کریں، یہانتک کہ ادویات مانند غبار ہو جاویں شیشی میں نگاہ رکھیں۔ خوراک بقدر چوتھائی حصہ چاول ہمراہ مسکہ یا بالائی دیں، اوپر جس قدر گھی اور دودھ پی سکے پلاویں دو گھنٹہ میں مادر زاد عنی بھی.... پر قادر ہو جاویگا، عجیب و غریب اور من جملہ عجائبات طب سے ہے،

(۲) **دیگر۔** لے سی تھین ۱۰ گرین، یوہمن بن ہیڈرو کلورائیڈ ۱/۴۰ گرین، اکسٹراکٹ نکس وامیکا ۱/۴ گرین، اکسٹراکٹ کوکا ۱ گرین، مشک خالص ۱/۴ گرین، اس کی ایک گولی بنالیں۔ بعد از غذا ہر دو وقت ایک ایک گولی کھاویں۔ نہایت عجیب محرک و مبہی گولیاں ہیں، اس سے عمدہ مقوی باہ نسخہ انگریزی کوئی نہیں،

(۳) **طلا مجلوقین و مایوسین**، روغن جگر ماہی (کاڈلیور آئل) ایک اونس ادلیم سنے من (روغن دارچینی) ۵ بوند، ادلیم یوکلپٹس (روغن سفیدہ) ۳۰ بوند ٹنکچر کنتھریڈس ۱۰ بوند۔ ملا کر طلا بنالیں اور علی طریق المعروف استعمال کرائیں نہایت عمدہ چیز ہے،

(۴) **مقوی باہ**، سنکھیہ سفید ۲ ماشہ، آب زہرہ نہنگ نر ایک عدد۔ سحق بلیغ کریں یہانتک کہ غبار ہو جائے، خوراک یک خس حد دو خس برابر، نہایت شدید مبہی و مقوی باہ دوا ہے

والسلام

(خاکسار حکیم عبدالحمید لاہور)

مطب

واقعات نادرہ

شب چراغ کا ایک مجرب ہندوستانی علاج

(ایک ڈاکٹر کا تجربہ)

ڈاکٹر سنر گری صاحب ایل۔ایم۔ایس۔(ٹھاکر دوار لین بمبئی) نے اخبار بمبئی کرانیکل" کی ایک تازہ اشاعت میں ایک ہندوستانی درخت (شریفہ سیتاپھل) کی پتیوں کے عجیب و غریب خواص کے متعلق اپنے مشاہدات درج کئے ہیں، صاحب موصوف سالہا سال کے تجربہ کے بعد ان پتیوں کی عجیب و غریب طاقت اندمال زخم سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ اس کے متعلق گرانٹ میڈیکل کالج سوسائٹی میں ایک خاص مضمون پیش کرنے والے تھے، مگر دفعتہً اپنی علالت کے باعث وہ مجبور ہوگئے اور اب اخبارات کے ذریعہ افادہ عام کی غرض سے اپنے تجربات کا اعلان کرتے ہیں،

یہ علاج ایک درخت کی پتیوں سے جسکو عام طور پر سیتاپھل یا شریفہ کہتے ہیں طریقہ ذیل پر کیا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اس کے پھل کو کسٹرڈ ایپل" کہتے ہیں اور علم نباتات کی اصطلاح میں اس درخت کا نام لئے نونا اسکوے موزا" ہے۔

طریقہ استعمال حسب ذیل ہے۔

شریفہ کی پتیوں کو خوب کوٹ کر عرق نکال لیا جائے۔ اس عرق کو زخم کی سطح پر آہستہ سے بخوبی پھیلا دیا یا پھریری سے لگا دیا جائے۔ پھر اسی درخت کے پتوں کو باریک باریک ورق کی صورت میں کاٹ کر اور بھاپ دیکر پولٹس (بلنجہ) کی طرح

بنالیا جائے اور اس طرح بنائی ہوئی پولٹس (لنجہ) کو بھی زخم کے اوپر (عرق لگا دینے کے بعد) باندھ دیا جاوے۔ اس طرح دن میں دو بار عمل کیا جاسکے۔ جب زخم گہرا ہو یا لمبا ناسور ہو اور عرق اس طرح زخم پر تمام دکمال نہ پہونچ سکے تو اسکو پچکاری میں بھر کر ناسور کے اندر لگانا چاہئے،

خواص مندرجہ بالا طریقہ استعمال کے اثر سے ابتدا اً یہ مفید اثر ظاہر ہوگا کہ زخم کے آس پاس ایک سفیدی مائل رنگ کا حلقہ سا نمودار ہو جاوے گا۔ اور زخم کی رطوبت و مواد بتدریج کم ہو کر علامات اندمال بسرعت ظاہر ہونگے،

یہ علاج نہ صرف شب چراغ میں مفید ثابت ہوا ہے بلکہ اس کے اثر سے مختلف اقسام کے (قروح شور جلنے کے بعد کے زخم اور ناسور اچھے ہو جاتے ہیں حتی کہ مادہ درنیہ (مادہ سلیہ) کے اثر سے سڑی ہوئی ہڈی تک مندمل ہونے لگتی ہے،

بظاہر یہ علاج نہایت حقیر معلوم ہوگا۔ مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اسکا حیرت انگیز و معجز نما اثر بعض اوقات ان حالتوں میں بھی ظاہر ہوا ہے جبکہ ڈاکٹری کے بعض شدید اثر رکھنے والے مطہرات و دافع جراثیم ادویہ مثلاً آیوڈوفارم (نمل بنفشی) اور کاربولک ایسڈ (حامض قطرانی) وغیرہ تک بے سود ثابت ہو چکے تھے:

ایک معمر عورت کی گردن میں کاربنکل (شب چراغ پشور تھا) تھا۔ سینکڑوں قسم کی انگریزی دوائیں جن میں آیوڈوفارم (نمل بنفشی) اور کاربولک ایسڈ حامض قطرانی) جیسی تیز و شدید اثر رکھنے والی دوائیں بھی شامل ہیں، عرصہ تک زیر استعمال رہیں مگر فائدہ نہ ہوا۔ لیکن شریفہ کی کم قیمت اور حقیر پتیوں کے استعمال سے اسکا زخم نہایت سرعت کے ساتھ اچھا ہو گیا!

انگریزی ادویہ کے مقابلہ میں اسکو ترجیح دینے کے اسباب: سبب،

پہلے تو جیسا کہ مندرجہ بالا سطور سے ظاہر ہوا ہو گا اسکا عجیب و غریب اثر اندمال زخم ہی اسکی کافی سفارش کرتا ہے۔ پھر عوام کے لئے عموماً اور غرباء کے لئے خصوصاً یہ کس قدر سہل الحصول اور سادہ چیز ہے۔ انگریزی قیمتی ادویہ کے مقابلہ میں اس جوہر بے بہا کی قیمت چند کوڑیاں ہی ہیں اور ہر امیر و غریب اسے بآسانی ہر جگہ اور ہر وقت مہیا کر سکتا ہے۔ اکثر اوقات جبکہ مریض اعمال جراحی سے ڈرتا ہے یا کسی باعث عمل بالید سے مستفید نہیں ہو سکتا۔ اس دوا سے کلی فائدہ ہونے کی امید ہے۔ کم از کم اس کا استعمال تجربتہً ہی کیا جا سکتا ہے اور فائدہ نہونے کی صورت میں بالآخر عمل جراحی ہو سکتا ہے۔ ان فوائد کے ساتھ اس کا خیال بھی ضروری ہے کہ یہ ایک ملکی دوا ہے۔ اور اگرچہ بظاہر حقیر ہے مگر فوائد کثیر رکھتی ہے۔

(نائب مدیر)

مراسلات

ایک ضروری استفسار
محققہ جادیدہ کے متعلق

بخدمت جناب مُدیر صاحب مکرم۔

السلام علیکم۔ ستمبر ۱۹۲۱ء کے رسالہ المسیح میں مرقومہ صدر مضمون کی متعلق ایک نہایت دلچسپ "مقالہ" درج ہے یہ مضمون اس امر کی ایک مزید شہادت ہے کہ آج کل کے زمانہ شناس اطبار و حذاق زمانہ حال کی معلومات جدیدہ کو طب یونانی میں جذب کرنے کی فکر میں ہیں۔ اگر یہ اولوالعزمی اور تجسس کا سلسلہ وار اور دیرپا رہے تو یقیناً ہم حکمار یونانی اور اساتذہ متقدمین کی جانشینی کا حق ادا کرسکیں گے۔ اس مسئلہ کے متعلق ستمبر ۲۱ء کے بعد کا کوئی مضمون میری نظر سے نہیں گذرا، حالانکہ اس میں لگاتار تدبر اور سعی کی اشد ضرورت ہے، بظاہر امراض کے جراثیم کا مسئلہ مادہ کے مزاج اور تاثیرات کے محیط کل تقسیم سے باہر نکلا جاتا ہے، اگرچہ محققین نے بعض ضدی امراض کے مادہ پر باریک بحث کی ہے۔ اور کوائف اور الوان سے مختلف اقسام کی تشریح کردی ہے۔ لیکن آج کل جو عصا درنی (ٹیوبرکل بےسی لائی) یا جراثیم کرویہ دکاکائی یا دوسرے مختلف اقسام کے جراثیم شناخت کئے جارہے ہیں، اور ہر ایک مرض کے جراثیم کی مختلف ترکیب سے خوردبین میں دیکھ بھال کرکے ان کے تریاق مہیا کئے جاتے ہیں اور اس سے علم الامراض کا ایک فن ہی جداگانہ بنگیا ہے

اسکی واقعی ہماری مدون طب میں تشریح نہیں ملتی۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان جدید معلومات النسانی کو اپنی بے عدیل اور عالمگیر طب یونانی میں داخل کرلیں۔ اور خذ ما صفا ودع ما کدر کے اصول پر اس کے فوائد اور بہترین جوہر اپنے علوم میں جذب کرلیں۔ طبیہ کالج دہلی کو (جو اسوقت روئے عالم میں طب یونانی کا واحد علم بردار ہے) اس طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم آئندہ اُن اقوام کو جو ہر ذرہ موجودات کو جاندار ہستی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ دکھلادیں کہ طب یونانی کے محیط کل اصول اس شعبہ میں بھی اطبار عالم پر فائق ہیں۔ آج کل میرے مطب میں ایک ایسی مثال موجود ہے۔ جو محقنہ جلدیہ کے ذریعہ سے ویکسین (تلقیح) شامل خون کرنے اور طب یونانی کے قواعد کے مطابق جد وجہد اور معالجہ کرنے پر تبصرہ کرنے کا موقع مہیا کرتی ہے

ایک ۲۰ سال عمر کی مریضہ کو کئی سال گذرے۔ خونی بواسیر کے کئی دفعہ دست آئے۔ بعد میں خود بہ خود یا کسی دوا کے اثر سے رک گئے۔ کچھ عرصہ بعد اسکو درد گردہ کی شکایت ہوئی اور وہ بھی جاتی رہی۔ سال دو سال کے بعد سر میں چوٹی پر اور گدی اور کتفین کے نیچے درد کی شدت ظاہر ہوئی۔ برداشت اور غفلت سے یہ عارضہ طول پکڑتا گیا۔ مریضہ ہومیوپیتھی ڈاکٹروں کی پڑیاں کھاتی اور مرض کو عارضی طور پر رفع کرتی رہی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد غم وہم کا ایسا غلبہ ہوا کہ دفعتًا قفا اور کتفین کے درمیان شدید درد مبرح شروع ہوا۔ مشیر معالج نے ایک جوشاندہ ملین بنادیا۔ اور تارپین کی مالش بتلادی۔ مریضہ نے بعض صلاح کاروں کی رائے سے سادہ سینگیاں درد کے مقام پر کھچوادیں۔ اس کے دو چار دن ہی بعد مادہ اس مقام سے منتقل ہو کر کچھ تو فقرات الصلب پر پڑا

جو خود بخود رفع ہو گیا۔ اور باقی نے ریہ پر دبل کی صورت اختیار کرلی جس سے
نفث الدم اور ساتھ ہی سل کے نشانات پیدا ہو گئے، خون تو دو دو چار دن
کے دورے سے کھانسی کے ساتھ آنے لگا، مگر بدبودار ریم خارج ہونے لگی،
مریضہ کو اس کے سرپرستوں نے اس عقیدے سے کہ ہومیوپیتھک طریق علاج
بغیر عمل جراحی کے زخموں کو مندمل کر دیتا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج شروع کیا
گیا۔ مگر ایک مہینہ کی جدوجہد بے کار ثابت ہوئی۔ بجائے خفیف بخار کے علامات
شدید پائی جانے لگیں، مریضہ دہرم پور (کسولی) کے سینیٹوریم (دارالصحت) میں
پہونچائی گئی، اور لاہور کے سرکاری عالمان علم الامراض کے پاس پہونچکر بلغم کا
معائنہ کرایا گیا، جنہوں نے یہ نتیجہ دیا کہ سل کے جراثیم (ٹیوبرکل بے سی لائی) بلغم میں
نہیں ہیں، بلکہ دیگر اقسام کے گول جراثیم ہیں، اس کے بعد مریضہ جب کسولی گئی،
تو وہاں کے ڈاکٹر صاحبان نے بھی یہی رائے لکھی کہ سل کے جراثیم (ٹیوبرکل بے سی
لائی) بالکل نہیں، بلکہ مریضہ کو خراج شش ہو گیا ہے۔ جس کو وہ سل کے علاوہ
سمجھتے ہیں، یعنی مریضہ کے پھیپھڑے پر دبل ہو گیا ہے، اس لئے وہاں پر رکھنا فضول
سمجھ کر مریضہ اپنے گھر واپس آئی، اور میرے زیر علاج ہوئی، میں نے مُدرّلات
جالبات خون، مخففات، اور مسکنات۔ مقویات ادویہ سے بطریق معمولات
نفث الدم، نفث المدہ، و سل کا معالجہ کیا، تھوڑے ہی دنوں میں صورت بہت
بہتر ہو گئی، پیپ بلغم بجائے بیس پچیس تولہ کے ماشہ ڈیڑہ ماشہ خارج ہونے
لگی، مریضہ حرکت کرنے سے عاری تھی چلنے پھرنے کی طاقت ہو گئی، حرارت
درجہ اعتدال پر آگئی، مگر اس کے ساتھ ہی زمانہ کی جدید تحقیق سے بھی مستفید
ہونے کا خیال ورثاء کو پیدا ہوا۔ انہوں نے پیپ مواد لاہور بھیجکر بطریق جدید
تپ دق جراثیم کے لئے تریاق تیار کرایا، اور محقنہ جلدیہ کے ذریعہ سے شامل خون

کئے جانے کا طریق شروع کیا گیا۔ اگرچہ میں کامل طور پر مطمئن تھا کہ میرا معالجہ کامیاب ہو گا، مگر میں نے ورشار کے جدید تحقیق کے متعلق عقیدے کو رفع کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ محقنہ کے ساتھ ہی میرا طریق ملتوی کرنا پڑا، مگر جیسا کہ قاعدہ ہے، بوجہ خاص تعلقات کے نیز بعض عوارض کے شدید ہو جانے اور حرارت کے ۱۰۴ تک پہنچنے کے باعث مجھے پھر دخل دینا پڑا، اگرچہ ماہران علم الامراض اور ایک دو قابل ڈاکٹر نے بخوشی پسند کیا۔ کہ ویکسین (تلقیح) کے عمل کے دوران میں یونانی طرز عمل اور ادویہ کو جاری رکھا جائے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونو علاج متضاد ہوں، محقنہ کی مجہول الکیفیت دوا کی نسبت غور کرنے کی ضرورت لاحق ہے جراثیم کے مجوز ہمیں یہ بتلانے سے عاری ہیں کہ ان کی دوا کا مزاج اور تاثیر کیا ہے، وہ یہی جانتے ہیں کہ ان جراثیم کو یہ دوا ضائع کرے گی جن کے باعث عارضہ ہے۔ ہم دوا مذکور کے مزاج کے مخالف دوا دینے سے متامل ہیں، اگرچہ سہل اور نباتی اشیاء سے جو اکل و شرب سے تعلق رکھتی ہیں، یا محض قرص کافور اور شادنہ وغیرہ سے میں نے عارضی طور پر وقت کو رفع کر دیا ہے۔ مگر ہنوز یہ امر سخت غور کے قابل ہے کہ ان تریاقوں کو ہم کس مزاج اور کیفیت کی قرار دیں اغلب تو یہی ہے کہ ان کو صفرا کا ایک مرکب قیاس کیا جائے، تاہم عالمانہ تجسس کے ساتھ اس کا محاکمہ طب یونانی کے ماہرین کے لئے از حد ضروری ہے۔ میری التجا ہے کہ آپ عریضہ ہذا کو درج رسالہ المسیح فرما کر ناظرین کی توجہ اس مبحث پر مائل فرمائیں، کہ ایسے مواقع پر ہمارا علمی طریق عمل کیا ہونا چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تھوڑی سی توجہ اور دیکھ بھال کے بعد ہم ان کی مجہول الکیفیت تریاقوں کو اپنی قرابادینوں میں شامل کر سکیں گے، اور زمانہ آئندہ کے طلباء کے لئے یہ معالجہ ایک معمولی حجامت کی مثال پر سہل ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابو سعید از کواٹھ،

جواب

میں حکیم صاحب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ستمبر ۱۹۲۲ء کے بعد مجلہ ہذا میں ویکسین و دیگر عملیات احقان کے متعلق مسلسل مضامین شائع ہو رہے ہیں جس کے لئے ہم اپنے کرمفرما، عالیجناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب کے ممنون احسان ہیں،

اس قسم کے تریاقات (ویکسین) کے متعلق انشاء اللہ آپ کو مکمل معلومات حاصل ہو سکیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب موصوف کے مضامین میں اس کا مختصر تذکرہ آچکا ہے، اور آئندہ بھی "علم الجراثیم" کے مضامین کا سلسلہ شروع ہے جس میں اس کا تذکرہ بھی آئیگا،

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ تریاقات خود اسی مرض کے جراثیم سے بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے مزاج کا فیصلہ کرنا بالکل سہل ہے، اگر ہمیں مرض کے مزاج کا حقیقی علم ہے تو یقیناً ہم اس کے تریاق کا مزاج بھی بتا سکیں گے، خواہ اسکی سمیت مرض کی سمیت سے ہلکی ہو۔ (مُدیر)

مکرمی تسلیم۔

میں نے آپ کا وہ نوٹ پڑھا جو آپ نے مضمون "تغذیہ برق" کے متعلق رسالہ المسیح میں لکھا ہے ماشاء اللہ خوب لکھا ہے۔ جزاکم اللہ۔ درحقیقت اس سے انکار نہیں کہ فی زمانہ برق کے اثرات و فوائد کے متعلق دانایان یورپ نے نہایت عجیب و غریب انکشافات کئے ہیں، اور بجلی نے دنیا کی بہت سی دشواریوں کو آسان۔ اور بظاہر ناممکنات کو ممکن بنا دیا ہے اور جس طرح علم العلاج کے متعلق بھی اس سے بہت سے فوائد حاصل کئے گئے ہیں

اسی طرح کچھ عجب نہیں کہ اعضا کی تقویت قوت ہاضمہ کی ترقی اور افزایش کے لئے زیر بحث معاملہ میں بھی اس نے مدد دیکر لاغری کو دور کیا ہو۔ میں جہاں تک سمجھتا ہوں آپ کے نوٹ نے اس معاملہ کو پوری طرح صاف کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ مضمون نگار صاحب کو بھی اطمینان ہو گیا ہوگا۔ مضمون نگار صاحب اور آپ سے یہ عرض ہے کہ اس تجربہ کی ترقی اور کامیابی اور مختلف نتایج کے متعلق وقت بوقت المسیح کے ذریعہ معلومات شایع فرماتے رہیں۔ فقط والسلام

(حکیم شمس الدین احمد کراچی)

طبی خبریں

اردو میں نسخہ نویسی

وطن کی محبت کرنے والے اور اردو زبان کی قدر بڑہانے والے حلقہ میں یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی اور اسکا پرجوش خیر مقدم کیا جائیگا کہ طبیہ کالج دہلی کے محکمہ جراحیات میں ڈاکٹری نسخہ جات اردو میں لکھے جاتے ہیں، طبی دنیا کی غالباً یہ پہلی مبارک مثال ہے کہ ڈاکٹری نسخہ جات اردو میں لکھے جاتے ہیں۔ ہم اس تحریک میں اپنے محترم مقتدا جناب حکیم سید محمد یوسف صاحب نیر کے ساتھ ہیں کہ ہمیں نسخہ جات اردو میں لکھنے چاہئیں، تاکہ بیمار اور تیماردار اسکی ہدایات سے بآسانی خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکے اور اس کا خط بھی ایسا معتدل اختیار کیا جائے کہ اس کا پڑہنا دوسروں کے لئے مشکل نہو۔ ہمارے بہت سے اطبا فخر کے ساتھ ایسے خط جلی میں نسخے لکھا کرتے ہیں کہ ان کے رموز و نکات یا خود سمجھتے ہیں یا ان کے عطار۔ اسکو میں ایک منحوس رسم خیال کرتا ہوں یہ ظاہر ہے

کہ جو ترکیب و ہدایات نسخہ پر لکھے جاتے ہیں وہ محض اس غرض کے لیے ہوتے ہیں،
کہ ان سے مریض فائدہ اٹھائیں، اور انکی رہبری کے مطابق وہ عمل کر سکیں لیکن
جب وہ ان سیاہ لکیروں کے پڑھنے اور سمجھنے سے قاصر ہوں تو پھر یہ ہدایات
کس کام آسکتے ہیں، اور اس تضیع وقت اور کاغذ کا کیا نتیجہ،

راولپنڈی میں انجمن اطبا کا انعقاد

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست　　آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

چونکہ راولپنڈی میں خاصی تعداد وید صاحبان و اطبائے نامدار کی موجود ہے
اور وہ عرصہ دراز سے اسبات کی خواہاں ہے کہ کسی صورت سے اس میں دیگر مقامات
کی طرح کوئی طبی انجمن قائم کیجائے - مگر مرور رفتار زمانہ نے کسی کو بھی اس قدر فرصت
نہ دی، جو اس کی کمی کو پورا کر سکتا، چنانچہ عالیجناب شیخ غلام محمد صاحب حکیم حاذق
تعلیم و سند یافتہ طبیہ کالج دہلی و لاہور نے اس اہم کام کو بڑی سرگرمی اور جانفشانی
سے انجام دینے کا بیڑا اٹھایا، اور بہت استقلال و سرعت کے ساتھ منزل مقصود
پر پہونچا دیا - یعنی آج بتاریخ ۲۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۷ استمبر سنہ ۱۹۲۲ء بروز
یکشنبہ انجمن کی بنیاد قائم کر دی، جسکا نام انجمن اطبا راولپنڈی قرار پایا، اور
مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب کئے گئے،

ہم جناب حکیم صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں، اور
اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ انجمن روز افزوں ترقی کرے اور مفید خلائق ثابت ہو آمین

اسمائے عہدہ داران

صدر - جناب حکیم مولانا محمد حنیف اللہ صاحب، تلمیذ عالیجناب حکیم واصل خان صاحب

مرحوم دہلوی و جناب حکیم مولنا نورالدین صاحب مرحوم بھیروی،

نائب صدر جناب حکیم حافظ نور محمد صاحب و گوسائیں سیتارام صاحب وید

معتمد - جناب حکیم شیخ غلام محمد صاحب، سندیافتہ۔

نائب معتمد جناب حکیم چونی لال صاحب، سندیافتہ،

محاسب: جناب منشی شکرالدین صاحب،

آپ کا خادم گوسوامی سیتارام وید نائب صدر
انجمن اطبا راولپنڈی

اجوبہ

(۱) دہامنی بوٹی کے متعلق تو ہم کو علم نہیں۔ البتہ "دہاوی" "پرشٹ پرنی" کا نام ہے جس کو "پتھوان" بھی کہتے ہیں یہ ایک غیر معروف بوٹی ہے۔ جو کہ ویدک ادویہ میں مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ "دہاوی" دہامنی سے بگڑ کر بنا ہو، علاوہ ازیں "دہامن" ایک خاردار درخت بھی ہے،

پتھری پنوار کے متعلق کسی صاحب کو معلوم ہو تو تحریر کریں، البتہ پتھری پھوڑی ایک بوٹی ہے، جو عموماً پتھروں میں پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ سنگ گردہ و مثانہ میں مستعمل ہے،

کپتی بوٹی کے متعلق کسی صاحب کو معلوم ہو تو تحریر کریں۔

(۲) عوسج درخت انار کے برابر خاردار درخت ہے۔ یہ اسی نام سے طبی کتب میں درج ہے۔ شوریلی زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کا پانی آنکھ میں ٹپکانے سے سفیدی کو زائل کرتا ہے۔ جذام اور خارش کے لئے مفید ہے۔ زخموں کو اچھا کرتا ہے، جلدی نشانات دور کرنے کے لئے عمدہ چیز ہے

(۳) یقینی تشخیص مرض اور مناسب تجویز علاج کے لئے اشد ضروری ہے کہ مریض کا بالمواجہ معائنہ کر کے بخوبی امتحان کیا جاوے۔ تفصیل مندرجہ المسیح سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرض علم و عمل جراحت سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے المناسب ہے کہ کسی مقامی یا قرب و جوار کے مشہور سرجن سے مشورہ جلد کیا جائے۔ اور اگر وہ عمل جراحی ضرور بتاوے تو فوراً وہ کرا لیا جائے۔ تاکہ علاج کلی ہو جائے،

تشخیص۔ بظاہر تفصیل مندرجہ المسیح سے (جو بہت نامکمل و ناکافی ہے) اندازہ ہوتا ہے، کہ سائل کو "قولنج ریحی" و قبض دائمی کے ساتھ ساتھ "درفتق صفنی"

کی شکایت ہے۔ اور جب قبض شدید و مزمن ہو جاتا ہے تو ماکول و مشروب کی بدہضمی کے باعث فتق صفنی میں اختناق واقع ہو جاتا ہے۔ جس سے دائیں فوطہ میں ورم کے ساتھ تکلیف ہوتی ہے۔ اور ابکائی، قے، بخار، ریاح کا بند ہونا، بخار وغیرہ علامات نمایاں ہو جاتے ہیں،

علاج۔ تشخیص صحیح کے بعد دورہ واقع ہونے سے پہلے ہی عمل جراحی کرایا جائے ورنہ اندیشہ ہے کہ کسی دن اختناق کے باعث مہلک صدمہ پہنچے۔

(ڈاکٹر) محمد عثمان خان۔

اسئلہ

(۴) ثالیل (مسے) اور خال (تل) جو کہ بدن انسان پر ہو جاتے ہیں ان کے دور کرنے کے لیے مجرب نسخہ مطلوب ہے جس کے استعمال سے تکلیف نہ ہو۔

محمد اسمٰعیل غلام حسین نمبر ۵۱

(۵) ایک مریض عمر ۲۰ سالہ مرض سوزاک میں مبتلا تھا۔ علاج سے افاقہ ہوا۔ مگر جب وہ مجامعت کرتا ہے تو انزال کے وقت اس قسم کی جلن ہوتی ہے۔ جس سے وہ گھبرا جاتا ہے۔ اس کے بعد پیشاب میں ریم گرنا شروع ہو جاتی ہے کبھی کبھی خون بھی۔ اور وہ دن بدن فربہ ہوتا جاتا ہے۔ سرعت انزال بھی ہے۔ گاہے گاہے حشفہ کے پاس مجامعت کرنے سے قدرے زخم ہو جاتا ہے۔ پھر بغیر دوا کے دو تین روز میں اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے مجرب اور مفید نسخہ مطلوب ہے

حکیم منشی رحمت اللہ خاں۔

(۶) مولی باتفاق حکماء گرم و خشک ہے۔ اور عوام الناس اسکو (تجربہ سے) سرد خشک بتاتے ہیں اور موسم سرما میں اس کے کھانے سے سردی لگجاتی ہے اور اور مدربول بھی ہے۔ صحیح بات کون سی ہے؟ اگر حکماء کرام کی بات صحیح ہے تو پھر سرما میں اس کے کھانے سے سردی کس وجہ سے لگتی ہے؟ اور مدربول کس وجہ سے ہے۔

الٰہی بخش مدرس

(۷) ایک ایسے سنون کی ضرورت ہے۔ جو دانت کی کل خرابیوں کے دور کرنے میں اکسیر ہو۔ مثلاً دانتوں کا درد۔ پیپ و خون کا بہنا۔ کیڑا لگ جانا، مسوڑھوں کا درد اور ان کا ورم۔ گندہ دہنی۔ علاوہ ازیں دانتوں کو صاف اور چمکدار بنائے۔ نیز کم خرچ بالانشین ہو۔

ظہور علی خریدار نمبر ۲۰۲

(۸) میرے لڑکے کی آنکھوں میں لگرے ہیں۔ میل بہتی رہتی ہے۔ بال بھی کم ہیں اوپر کے پردے میں شبو بھی ہیں۔ جب تک دوا کا استعمال رہتا ہے فائدہ رہتا ہے کوئی ایسا مجرب نسخہ درج کیا جائے جس سے دائمی فائدہ ہو جائے

محمد مراد علی خاں،

(۹) ایک مریض کے چوتڑ پر گھمبیر بزمانہ طفلی نکلا۔ عمل جراحی سے اچھا ہو گیا، اب اس ٹانگ میں سخت درد رہتا ہے، اور اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز سے کاٹا جا رہا ہے۔ ٹانگ پتلی ہوتی جاتی ہے۔ چلنے اور بوجھ اٹھانے سے زیادہ درد شروع ہو جاتا ہے۔ درد اوپر سے نیچے کو ہوتا ہے۔ مریض کی عمر ۲۳ سال ہے غریبانہ نسخہ درج فرمائیں،　　محمد مراد علی خاں

(۱۰) ایک شخص کو گیارہ سال سے خونی بواسیر کا عارضہ ہے۔ ابتدا میں قابض چیز کھانے سے دو ایک روز خون جاری ہوتا تھا۔ پاخانے کے مقام پر دو مسے تھے جو کہ اب اچھے ہو گئے ہیں، گیرو اور رنگرونده بموزن کی گولی دینے سے خون بھی بند ہو گیا ہے۔ مگر پاخانہ کے مقام پر نصف انچ کے فاصلے پر دائیں طرف ایک پھوڑا نکل آیا ہے، جو کہ خالص اور گرم اشیا کے کھاتے ہی ابھر آتا ہے۔ اور سخت تکلیف دیتا ہے۔ پاخانہ کا اخراج دشوار ہو جاتا ہے۔ جب مواد جمع ہو جاتا ہے تو ہاتھ سے دبانے پر یا اس کے بغیر نکلتا ہے۔ اور تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اگر اب ۵ سال سے خون بند ہے لیکن جب کوئی بہت قابض چیز کھائی جاتی ہے تو خفیف مقدار سے ایک بار خون آ جاتا ہے۔ پھوڑے کی تکلیف بہت زیادہ ہے آسان اور کم قیمت نسخہ تحریر کریں۔　　روشن علی

(۱۱) حب احمر کے نسخہ میں سنکھیا اور ہڑتال کس قسم کی چاہئے یعنی سنکھیا سفید ہو یا دوسرا۔ اسی طرح ہڑتال کون سی ہونی چاہئے،　　خریدار نمبر ۱۰۲

(۱۲) بعض اوقات آنکھ کی پلکوں پر پھنسیاں ہر قمری ماہ کے آخر یا شروع میں نمودار ہوتی ہیں، جن کے منہ سفید اور زیرین حصہ سرخ ہوتا ہے۔ کبھی اوپر کی پلک پر ظاہر ہوتی ہیں۔ کبھی نیچے کی پلک پر۔ کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف، شاید ان کو گوہانجنی کہتے ہیں۔ ان کے نکلنے کا کیا سبب ہے۔ اور آنکھ کو کیا نقصان دیتی ہیں؟ اور نیز ان کے لئے مجرب دوا درج فرمائیں،

محمد اعظم طالب علم

(۱۳) ایک مریض جسوقت تھوک اندر لیجاتا ہے تو تھوک کے ساتھ گلے میں سخت و ملائم کوئی چیز گزرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ یہ کیا بیماری ہے اور اس کا مجرب علاج کیا ہے،؟

خریدار نمبر ۴۹۵

(۱۴) روغن مصطگی (بغیر کسی تیل کی آمیزش) بنانے کی ترکیب ناظرین المسیح میں سے کوئی صاحب واقف ہوں تو تحریر فرمائیں۔

حکیم مقبول احمد قادری

(۱۵) جس آلہ کے ذریعہ مرض ہیضہ میں نمکین پانی جسم کے اندر پہونچایا جاتا ہے اس کا نام کیا ہے۔ اور نمکین پانی کس چیز سے بنایا جاتا ہے،

حکیم محمد اسمٰعیل

(۱۶) مویشیوں کو ایک مرض ہوتا ہے جس میں وہ نہ چارہ کھاتے ہیں اور نہ پانی پیتے ہیں۔ تمام جسم کان وغیرہ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ تمام جسم کانپتا ہے۔ منہ سے پانی بہتا ہے۔ کان سرد ہو جاتے ہیں۔ جگالی بند ہو جاتی ہے۔ زمیندار لوگ اس مرض میں مسور مسلم پکا کر دیتے ہیں۔ جس سے دو تین روز میں آرام ہو جاتا ہے جن صاحبان کو معلوم ہو وہ اس مرض کی حقیقت اور اس کا علاج تحریر فرمادیں

منشی غریب داس "حکیم حاذق"

(۱۷) چوبہ بچی، چوبہ صندل سفید۔ اور چوبہ صندل سفید میں لفظ چوبہ اور چودہ

کے کیا معنی ہیں ؟ نیز لفظ چویہ کے کیا معنی ہیں ؟ علاوہ ازیں خشخاش کی کھیر بنانے سے
کیا مطلب ہے۔ اور نمک ناتی۔ نمک منہاری کس کس نمک کو کہتے ہیں۔

(۱۸) اور یہ یا میوہ جات کے شیرہ نکالنے کی کوئی ایسی ترکیب بتائیں جس سے
شیرہ کئی روز تک خراب نہ ہو۔ (الٰہی بخش)

(۱۹) بالوں کو گرنے سے محفوظ رکھنے اور گرے ہوئے بالوں کو از سر نو پیدا
کرنے کا مجرب مگر آسان نسخہ درکار ہے۔ عبد الغفار

(۲۰) ایک مریضہ جس کی عمر تقریباً ۲۵ سال کی ہوگی۔ مزاج صفراوی ہے۔ اسکو
دو تین مرتبہ اسقاط حمل ہو چکا ہے۔ اس کے لئے مجرب نسخہ مطلوب ہے

حکیم بچھو سنگھ شرما۔ ناولہ

(۲۱) وہ کونسی بوٹی ہے۔ جو گوشت کا پانی منٹوں میں کرتی ہے۔ اور وہ
کونسی بوٹی ہے جو منٹوں میں قیمہ کو بستہ کرکے لوتھڑا بنا دیتی ہے۔

(خریدار المسیح)

(۲۲) میرے دوست کے لڑکے کے کان بچپن سے بہتے ہیں اس کی عمر اسوقت
دس سال کی ہے۔ اس کے لئے کوئی مجرب اور مفید دوا مطلوب ہے (عبد الصمد)

(۲۳) عرصہ سے میرا ہاضمہ خراب ہے کھانے کے بعد بہت دیر تک معدہ میں
ثقل رہتا ہے۔ ترش ڈکاریں بھی آتی ہیں۔ اس کے علاوہ سر میں اکثر درد رہتا ہے
قبض کی شکایت بھی ہے۔ عام جسمانی حالت کمزور ہے۔ کوئی مفید نسخہ درج المسیح
فرمائیں ۔ (اسلام الدین خریدار المسیح)

مجھے المسیح کی پہلی جلد کے ابتدائی پانچ پرچوں کی ضرورت ہے۔ ناظرین
المسیح میں سے جو صاحب یہ پرچے قیمتاً دینا چاہیں۔ بذریعہ المسیح مطلع فرمائیں۔

حکیم سید عبد اللہ شاہ خریدار المسیح۔ نمبر ۱۳۰

زہر فقط ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کیلئے زہر

سمّیات

ہندوستان کے ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کو ایک مدت سے شکایت تھی کہ ان کو ہر قسم کے زہر آسانی سے عمدہ و اصلی نہیں ملتے تھے۔ ہم نے بڑی محنت و انتظام کے بعد ان کی اس قسم کی تمام خواہشوں کو پورا کرنیکا انتظام کر لیا ہے۔ ذیل میں ہم ان زہروں وغیرہ کی فہرست درج کرتے ہیں۔ جو ہم سے ہر ایک ڈاکٹر، حکیم، و ویدصاحبان اپنا نام و پتہ مکمل لکھکر مندرجہ ذیل قیمتوں پر طلب کر سکتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت یہ ضرور تحریر کریں کہ زہر کس مطلب کے لیے درکار ہے، اور اپنا نام و پتہ صاف طور پر لکھیں،

	نام زہر	قیمت		نام زہر	قیمت
۱	سنکھیا سفید بلوری	۲ر تولہ	۷	میٹھا تیلیہ سیاہ	۶ر چھٹانک
۲	سنکھیا سفید دودھیا	۴ر تولہ	۸	کچلہ عمدہ و صاف	۳ر //
۳	سنکھیا لال	۴ر تولہ	۹	تخم دھتورہ سیاہ	۵ر //
۴	سنکھیا زرد	۴ر تولہ	۱۰	ہڑتال ورقی درجہ اول	۱۲ر تولہ
۵	سنکھیا سیاہ	۸ر تولہ	۱۱	ہڑتال ورقی درجہ اول چھوٹے ٹکڑے	۶ر تولہ
۶	دار چکنا	۴ر تولہ	۱۲	ہڑتال ورقی کا چورا	پانچروپے سیر

ہمارا پتہ فقط اتنا ہی کافی ہے

وینڈن کمپنی لاہور

میزان

دار السلطنت دہلی میں

خالص روغن بادام کا واحد کارخانہ

ہم چیلنج دیتے ہیں

کہ اس کارخانہ سے بہتر اور قابل اطمینان روغن بادام ہندوستان بھر میں دستیاب نہیں جو
اول درجے کے تازہ باداموں کا مغز نکلوا کر پوری نگرانی میں خاص اہتمام سے تیار کرایا جا

یہ روغن

دہلی کے بڑے بڑے دواخانوں میں میزان مارکہ روغن بادام کے نام سے ملتا ہے
ہر مالک کارخانہ کے نام کی مہر اور لیبل پر نشانی مارکہ ضرور ہوگی۔

میزان

دہلی کے تمام باشندے اور رؤسا شہر

اس سے بخوبی واقف ہیں کہ میزان مارکہ روغن بادام نہایت عمدہ اور قابل اعتماد ہے اگر
روغن بادام کی ضرورت ہے تو آپ اس کارخانہ سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی جس
روغن ہے تیرہ آنے۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

نوٹ ⎰ نرخنامہ جس میں مختلف اوزان کی شیشیوں کی قیمتیں اور روغن بادام کے مختصر
⎱ ہیں کارڈ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر۔ ایم۔ اے مجید پروپرائٹرز کارخانہ روغن بادام بازار سیتا رام